تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

نورالہدیٰ (خورد)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نورالہدیٰ (خورد) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

نورالھدیٰ (خورد)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

نام کتاب — **نورالہدیٰ** (خورد) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)

ناشر — سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — مارچ 2021ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-2220-02-6

سُلطان الفقر ہاؤس

A/4-5-ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی تعلیمات متلاشیانِ حق اور طالبانِ مولیٰ کے لیے مینارہ نور رہیں۔

فہرس

پیش لفظ

تمام تر حمد وثنا اللہ عزّ وجل کے لیے ہے جو ہدایت اور صراطِ مستقیم کے طلبگاروں کے لیے اپنی طرف آنے کے راستے کھول دیتا ہے اور درود وسلام نبی آخر زمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو ھادیٔ برحق اور راہنما ہیں جن کے وسیلے سے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب ووِصال حاصل ہوتا ہے۔

''نور الہدیٰ خورد'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی وہ تصنیف مبارکہ ہے جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے راہِ فقر کی کثیر تعلیمات اور مقامات کو جامع انداز میں اس طرح بیان کیا ہے گویا سمندر کوزے میں بند کردیا گیا ہو۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جو حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ سروری قادری کے امام اور فقیر کامل ہیں، میں ان کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے 'نور الہدیٰ خورد' کے فارسی متن کی تیاری اور اس کے اُردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی اور اپنی لائبریری سے نسخہ جات بھی عنایت فرمائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قلمی نسخہ جات

۱) کاتب صاحبزادہ سلطان نور حسین قادری۔ تاریخ کتابت 4 ذیقعد 1356ھ

۲) کاتب فقیر غلام نبی۔ تاریخ کتابت جمادی الآخر 1330ھ

۳) کاتب حکیم غلام حسین قریشی عباسی۔ تاریخ کتابت ندارد۔ مملوکہ مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان۔ کتابخانہ داتا گنج بخش راولپنڈی پاکستان۔

۴) کاتب سلطان محمود مدرس سکنہ علووالی تحصیل میانوالی۔تاریخ کتابت 1962ء۔

مطبوعہ نسخہ جات مع اُردو ترجمہ

۵) ڈاکٹر کے۔بی نسیم۔فارسی متن مع اُردو ترجمہ۔بارِاوّل جون 1999ء

مطبوعہ اُردو ترجمہ (فارسی متن کے بغیر)

۶) نور الہدیٰ۔ اللہ والے کی قومی دکان (رجسٹرڈ)۔ مالک ملک چنن دین تاجر کتب و پبلشر نے شائع کروایا۔

فارسی متن کی تیاری کے دوران تمام قلمی نسخہ جات کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے معلوم ہوا کہ سلطان محمود اور حکیم غلام حسین قریشی عباسی کے قلمی نسخہ جات چند الفاظ کی کمی بیشی کے علاوہ تقریباً ایک جیسے ہیں جبکہ صاحبزادہ سلطان نور حسین قادری اور فقیر غلام نبی کے قلمی نسخہ جات کا متن بھی چند جملوں اور اشعار کے اضافہ اور الفاظ کی تبدیلیوں کے ساتھ تقریباً ویسا ہی ہے۔ڈاکٹر کے بی نسیم نے نور الہدیٰ خورد کے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ترجمہ کے لیے سلطان محمود کے قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا۔ لیکن اس عاجز نے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے عنایت کردہ تمام نسخہ جات کی مدد سے ایک جامع متن تیار کیا ہے۔

اُردو ترجمہ کے دوران کوشش کی ہے کہ ترجمہ نہ صرف آسان فہم ہو بلکہ فارسی متن کے قریب تر ہو تاکہ ایک کامل فقیر کے کلام میں پنہاں اسرار و رموز کی روح کو برقرار رکھا جا سکے۔ بلاشبہ یہ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم ہے کہ جن کی ظاہری و باطنی راہنمائی، کرم نوازی اور مفید مشوروں کی بدولت حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی اس کتاب کا نہ صرف جامع متن تیار ہوا بلکہ آسان فہم ترجمہ کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جس کے لیے میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا بے حد مشکور ہوں۔

میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگریزی مترجم محترمہ عنبرین مغیث سروری

قادری کا مشکور ہوں جنہوں نے ترجمہ پر نظرِ ثانی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔
اس کے علاوہ میں سلطان الفقر پبلیکیشنز کی تمام ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی بدولت نورالہدیٰ خورد کا اُردو ترجمہ کتابی صورت میں مطالعہ کے لیے قارئین کو دستیاب ہوا۔ اللہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

11 فروری 2021ء

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی

تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گرد و نواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گرد و نواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلٰى رَبِّهٖ وَلَا اِلٰى غَيْرِهٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ' ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللّٰہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اللّٰہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللّٰہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے آپؒ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبّہ و دستار اور ورد و

وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ وصاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور وفکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحب حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہوکر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث وقطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش' سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت وریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم وبیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف چھتیس (36) کے قریب کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نورالہدیٰ (کلاں) (۵)۔نورالہدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالستہ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار (۳۳)۔طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۴) تلمیذ الرحمٰن (۳۵)۔سیف الرحمٰن (۳۶) گنجِ دین (اس کتاب کا قلمی نسخہ مئی 1988ء میں ٹبہ بیراں ضلع جھنگ سے دریافت ہوا جس کا ترجمہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی جو کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں، نے ستمبر 2020ء میں کیا۔)

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعتہ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ

ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب وروح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔ آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔ تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما | ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا
علم از قرآن گرفتم و ز حدیث | ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن وحدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام ومرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

☆ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص وصادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جابجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم با حضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھر مار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے دنیا

بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسمِ اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے ہیں سب تعریفیں جو تمام عالمین کا ربّ ہے اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپؐ کی آل پر، اصحاب پر اور تمام اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

اس کتاب میں کشف و کرامات، درجات، تحقیقات، مشاہدات، تجلیاتِ ذات وصفات و توحید کے چند مقامات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کتاب مبتدی و متوسط و منتہی فقیر کے متعلق بیان کرتی ہے جو تزکیہ نفس کے بعد علم الیقین، تصفیہ قلب کے بعد عین الیقین اور تجلیہ روح کے بعد حق الیقین کی منزل پر پہنچ چکا ہوتا ہے اور بالآخر تجلیہ سرّ سے فنا فی اللہ بقا باللہ کا مقام پالیتا ہے جو کہ خواص کے اسرار ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں الہام، وھم، دلیل، ذکر، فکر، قرب، وصال، مستیٔ حال، احوال، حضور مذکور اور محاسبہ کے احوال کے ساتھ ساتھ تمام ادنیٰ و اعلیٰ اور صغریٰ و کبریٰ مراتب کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب استدراج، شرک، کفر، خطراتِ نفسانی اور معصیتِ شیطانی کے بارے میں آگاہی بخشتی ہے جو کہ قبض و بسط، جذب، مشاہدہ، حیرت، عبرت، شوق، اشتیاق، دعوت اور دیگر سلک سلوک کے دوران پیش آتے ہیں اور ایک سالک کو مجذوب بنا سکتے ہیں۔ ایک طالب شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت سے گزر کر اللہ سے وصال پا سکتا ہے۔ اس دوران اسے صحو سکر کے احوال بھی درپیش ہوتے ہیں اور وہ روحانی سیر سے اسمِ اللّٰہ ذات کے برزخ کے ذریعے

فنا فی اللہ، فنا فی اسمِ محمد، فنا فی ھُو، فنا فی اسمِ فقر اور فنا فی الشیخ کے مرتبہ کو پا لیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں تصور، تصرف، طالب و مرشد اور پیر و مرید کے حقائق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور ان تمام مقامات اور حقائق کو آیاتِ قرآن و حدیث اور شریعت جو کہ راہِ محمدیؐ ہے، کے مطابق تحقیق کر کے پرکھ لیا ہے کہ ان میں کوئی بھی مخالف بات اور جھوٹ نہیں۔ اس کتاب کا مصنف باھُوؒ ابنِ محمد بازیدؒ عرف اعوان ہے جو واقفِ اسرارِ ربانی، آگاہِ علمِ سبحانی، ھُو کے ساتھ رہنے والا اور لامکان میں غوطہ لگا کر حقیقت کے موتی نکالنے والا ہے جس نے غازی، عادل، صاحبِ دل، زاہد اور عابد بادشاہ محی الدین اورنگ زیب جو مخلوق کے لیے پناہ ہے، کے دور میں اس کتاب کو نور الہدیٰ کا خطاب دیا۔

ابیات:

ہر کتابی نکتہ از نور الہدیٰ

ہر حرف اسرار سرّی از خدا

ترجمہ: اس کتاب میں بیان کردہ ہر نکتہ نور الہدیٰ ہے اور اس کتاب کا ہر حرف اللہ کے اسرار میں سے ایک سرّ ہے۔

در مطالعہ دار دائم صبح و شام

عارف باللہ شوی واصل تمام

ترجمہ: اس کتاب کو صبح شام اپنے مطالعہ میں رکھ جس کی بدولت تو اللہ سے کامل وصال پا کر عارف باللہ ہو جائے گا۔

با تو گویم یاد داری بالیقین

اسم اللّٰہ کن تصور عین بین

ترجمہ: میں جو کچھ تجھے بتا رہا ہوں یقین کے ساتھ اسے یاد رکھو۔ اسم اللّٰہ ذات کا تصور کرو کہ اس سے تم عین ذات کو دیکھو گے۔

اسم اللہ راہ رہبر پیش تو
اسم اللہ بس ترا دیگر مگو

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات راہِ حق پر تیرا راہبر ہے اس لیے صرف اسمِ اللہ ذات ہی تیرے لیے کافی ہے اس کے علاوہ کوئی اور ذکر مت کر۔

اسم اللہ را بدر دل نقشبند
با تو گویم بشنوی ای ہوشمند!

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کو اپنے دل پر نقش کرلو۔ اے ہوشمند! میں تجھ سے مخاطب ہوں اسے غور سے سن۔

از ہمہ بیگانہ و بدنام شو
در بحر دل غوطہ خور گمنام شو

ترجمہ: ہر چیز سے بیگانے ہو جاؤ اگرچہ اس دوران بدنام کیوں نہ ہو جاؤ اور دل کے سمندر میں غوطہ لگا کر خود کو گم کر دو۔

از خلق خلقی نہ خلل و نہ خطر
خلق انسان دیگر ایشان گاؤخر

ترجمہ: (البتہ) تیرے خُلق سے مخلوق کو خلل و خطرہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ خُلق ہی انسان کی پہچان ہے۔ جس میں خُلق نہیں وہ حیوان ہے۔

مردہ دل دیوانہ شیطان رجیم
ہمنشین شیطان مشو ای دل سلیم!

ترجمہ: جس کا دل مردہ ہو وہ دیوانہ اور شیطان مردود ہوتا ہے۔ اے دلِ سلیم! تو شیطان کا ہمنشین مت بن۔

از همه بگریز چون تیر از کمان
تا شوی از شرّ شیطان در امان

ترجمہ: ان سب سے ایسے دور بھاگ جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے تب ہی تو شیطان کے شر سے امان پائے گا۔

ماسویٰ اللہ از دل خود دور کن
ذکر فکر و خلوت پرُنور کن

ترجمہ: ماسویٰ اللہ ہر شے کو اپنے دل سے دور کر دے اور اپنی خلوت اور ذکر فکر کو پرُنور بنا لے۔

تا توانی همنشین درویش باش
در محبت عاشقی دل ریش باش

ترجمہ: جس قدر ممکن ہو سکے درویش کی ہم نشینی اختیار کرو کیونکہ ایک عاشق کی محبت کی بدولت تیرا دل بھی (عشقِ حقیقی میں) شکستہ ہو جائے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (سورۃ طٰہٰ۔47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

بیت:

پنج باب است پنج گنج این کتاب
هر که این را خواند واصل شد جناب

ترجمہ: اس کتاب کے پانچ باب پانچ خزانے ہیں۔ جو اس کتاب کو پڑھے گا وہ اللہ سے واصل ہو جائے گا۔

(اس کتاب کی تصنیف کا مقصد یہ ہے) کہ راہِ حق پر چلنے والے غلطی نہ کریں اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اگر باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلیل اور تمثیل موجود نہ ہوتی تو حقیقت کی راہ پر

چلنے والے سب کافر ہو جاتے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کے مخالف ہو پس وہ باطل ہے۔

❁ كُلُّ طَرِيْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدِيْقَةٌ

ترجمہ: ہر طریقہ جسے شریعت ردّ کر دے پس وہ کفر کی راہ ہے۔

یہ کتاب علما، فقرا، درویش، شیخ و مشائخ، کامل و ناقص پیر اور پختہ و خام طالب سب کے لیے کسوٹی ہے اور اس کتاب میں ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ شرح بیان کی گئی ہے۔

اے صاحبِ توفیق، رفیقِ حق! جاننا چاہیے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک صاحب ریاضت دوم صاحبِ اجازت۔ صاحبِ ریاضت وہ ہے جو قائم اللیل اور صائم الدھر ہو۔ جب تک اُس کی ریاضت اُسے روز بروز رازِ ربوبیت اور لامکان میں مشاہدۂ ہویت تک نہ پہنچا دے اور وہ تمام انبیا، اصفیا، اولیا اللہ اور مومن و مسلم کی ارواح کی صحبت نہ پالے اور غوث وقطب کے مراتب اور تمام درجات و طبقات نہ دیکھ لے اس کی ریاضت راہزن ہے۔ معلوم ہوا کہ طالب عز و جاہ کی گمراہی کے جنگل میں ہے۔ اے زاہد و بہشت کے مزدور اور ہوائے نفس کے باعث زہد و ریاضت پر مغرور ہونے والے سن! یہ دو چیزیں فنا فی اللہ فقیر میں ضرور ہونی چاہئیں اوّل اللہ کا وصال اور قربِ حضوری، دوم اہلِ قبور کی ارواح کو تسخیر کرنا۔ ان (دونوں) کی بدولت فقیر لایحتاج ہو جاتا ہے اور کسی سے بھی نہیں ڈرتا۔

بیت:

اسم اللہ می برد مارا حضور
مشکل آسان میشود ز اہلِ قبور

ترجمہ: اسم اللہ ذات مجھے حضوری عطا کرتا ہے اور اہلِ قبور کی مدد سے میری ہر مشکل آسان

ہوجاتی ہے۔

جو پیر خام ہو وہ باطن میں نامکمل رہتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلسَّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ

ترجمہ: اولیا کے قلوب پر سکوت حرام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات۔13)

ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

دوم فقیر صاحب اجازت ہوتا ہے کہ جس کی شان 'کن فیکون' کا مرتبہ ہے۔ وہ جس چیز (یا کام) کے لیے 'ہوجا' کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوجاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

ان کی شان اللہ کے درج ذیل فرمان کے مصداق ہے:

❁ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ (سورۃ الرحمٰن۔29)

ترجمہ: ہر روز ھُو کی ایک نئی شان ہے۔

صاحبِ اجازت فقیر کا ایک سخن چالیس چلوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔ مرشد کامل اور پیر مکمل عارف باللہ ہوتا ہے۔ فنا فی اللہ مرشد کامل وہ ہے جو اگر طالبِ مولیٰ سے ریاضت کروانا چاہے تو سالہا سال ریاضت کروا سکتا ہے اور اگر عطا فرمانا چاہے تو لطف و کرم فرماتے ہوئے لمحہ بھر میں وصال تک پہنچا سکتا ہے۔ وہ جس کسی کو نوازتا ہے ایک ہی نظر میں اس کا مرتبہ اپنے برابر بنا دیتا ہے۔ سنو! شہبازِ سبحانی مکھیوں اور مرغیوں کے گھر میں نہیں سما سکتا۔ مجاہدہ وہ ہے کہ جس سے مشاہدہ

بھی حاصل ہو ورنہ بے فائدہ ہے۔ خاص ریاضت وہ ہے جو مرشد مربّی کی اجازت سے کی جائے۔ جس میں بھوک و پیاس، خطرات اور غیر ماسویٰ اللہ ہر چیز دل سے نکل جائے اسی لیے اہلِ اللہ کا کھانا مجاہدہ اور ان کی نیند استغراقِ حضوری کا مشاہدہ ہوتی ہے۔

ریاضت دو قسم کی ہے ایک نفس کو فنا کرنے کے لیے، دوم نام و ناموس اور رجوعاتِ خلق کے لیے کی جاتی ہے جس کا تعلق خواہشاتِ نفس سے ہے جس میں زلف و خال کی مستی، قیل و قال، حسن و عشق، سرود و سماع، دیوانگی، سر اور پاؤں ننگے رکھنا، داڑھی تراشنا اور گریہ و زاری کرتے ہوئے آہیں بھرنا، کپڑے پھاڑنا اور ہر طرف بھاگے پھرنا، شراب پینا، صلوٰۃ ترک کرنا جیسے احوال شامل ہیں۔ یہ سب خام مرشد اور نامکمل طالب کی نشانیاں ہیں۔ طالبِ مولیٰ اِن خوبیوں سے مزین ہوتا ہے: اوّل حافظِ قرآن، دوم فضیلت تمام، سوم وسیع حوصلہ، چہارم ہر علم سے باخبر، پنجم صاحب دانش آثار[1] ورنہ ہزاروں ہزار جاہلوں کو ایک ہی نظر سے دیوانہ کر دینا کونسا مشکل کام ہے۔ طالبِ علم ان تمام امور کی آزمائش کے بغیر طالبِ مولیٰ نہیں بنتا اور اگر وہ اس آزمائش پر پورا اُترے تو اس کا یہ امر ہر شے سے اولیٰ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْجَاهِلُ كَجُعْلٍ يَمُوْتُ فِيْ فِعْلِهٖ

ترجمہ: جاہل گوبر کے کیڑے کی مثل ہے جو اپنے عمل کی وجہ سے ہی مر جاتا ہے۔

❁ اَلشَّيْئُ شَيْئٍ وَ الْجَاهِلُ لَيْسَ بِشَيْئٍ

ترجمہ: کوئی شے تو (پھر بھی) کوئی شے ہے لیکن جاہل کوئی شے نہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ (سورۃ آلِ عمران۔7)

ترجمہ: اور وہ علم میں پختگی رکھنے والے ہیں۔

---

[1] علمی و عقلی کارنامہ دکھانے والا

❁ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ المجادلہ۔ 11)

ترجمہ: وہ جنہیں علم سے نوازا گیا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ حَیَاتُ النَّاسِ بِالرُّوْحِ وَ حَیَاتُ الرُّوْحِ بِالْعَقْلِ وَ حَیَاتُ الْعَقْلِ بِالْعِلْمِ

ترجمہ: انسان کی حیات روح سے ہے اور روح کی حیات عقل سے اور عقل کی حیات علم کی بدولت ہے۔

علم اگر نفس پر اثر انداز ہو تو وہ سانپ ہوتا ہے اور اگر روح پر اثر انداز ہو تو وہ دوست ہوتا ہے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو حق کو حق تک پہنچادے اور باطل کو باطل ثابت کردے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَرَ

ترجمہ: صاف کو اختیار کرلو اور کدورت کو ترک کردو۔

کیا تو جانتا ہے کہ علم کیا ہے؟ علم رفیق اور ہمدم ہوتا ہے۔ بے علم زاہد ابلیس ہوتا ہے۔ علم مونسِ جان ہے اور بے علم زاہد شیطان ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ مَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَھُوَ جُنَّ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ اَوْ مَاتَ کَافِرًا

ترجمہ: جس نے علم کے بغیر زہد کیا وہ آخری عمر میں دیوانہ ہوجائے گا یا پھر کافر ہو کر مرے گا۔

جو فقیر علم سے مطابقت نہ رکھتا ہو وہ شیطان ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

❁ لَمْ یَتَّخِذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاھِلًا

ترجمہ: اللہ نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔

علم عین ہے اور عین دانش کو کہتے ہیں۔ جو اللہ سے غافل اور بے خوف ہو اُس کا دل مردہ و سیاہ ہوتا

ہے اور وہ شرمندہ چہرے والا طالبِ دنیا ہوتا ہے جو حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ اُس نے تمام علوم حاصل کیے ہوں لیکن وہ بخیل اور کم عقل ہوتا ہے۔

بیت:

هر چه خواهی خوانی و از علم الله بخوان
اسم الله با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو جو علم بھی پڑھنا چاہتا ہے اسمِ اللہ ذات کے علم سے پڑھ کیونکہ یہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ وَاِذَا ذَكَرْتَنِىْ شَكَرْتَنِىْ وَاِذَا نَسِيْتَنِىْ كَفَرْتَنِىْ

ترجمہ: اور جب تو میرا ذکر کرتا ہے (گویا) میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے (گویا) کفر کرتا ہے۔

بیت:

کسی کو غافل از وی یک زمان است
در آندم کافر است امّا نهان است

ترجمہ: جو ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ سے غافل ہو وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے لیکن یہ (کفر) پوشیدہ ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمَكَاشِفَةِ وَعِلْمُ الْمُعَامَلَةِ

ترجمہ: علم دو طرح کے ہیں علمِ مکاشفہ اور علمِ معاملہ۔

مرشد کامل وہ ہوتا ہے جس کی نظر سے سب سے پہلے چار علم واضح و روشن ہو جائیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام پر ہوئے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ۔31)

ترجمہ: اور آدمؑ کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

جب طالب پر علمِ کُل ظاہر ہو جائے تو ہر خبر اس کے علم میں خود بخود آ جاتی ہے۔ وہ علوم یہ ہیں: اوّل علمِ تکسیر، دوم علمِ تاثیر، سوم علمِ اکسیر اور چہارم علمِ تفسیر۔

بیت:

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیری بہتر از تاثیر نیست

ترجمہ: کوئی بھی علم تفسیر سے بہتر نہیں اور کوئی بھی تفسیر تاثیر سے بہتر نہیں۔

جب اسمِ اللہ ذات طالبِ مولیٰ کے وجود میں جاری ہو جائے تو وہ عارف بن جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔

پس عارف باللہ سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ یہ شرفِ محمدیؐ ہے۔ اس میں عیب نہ نکال اور اپنا رُخ اللہ کی طرف کر۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (سورۃ الانعام۔79)

ترجمہ: بیشک میں نے اپنا چہرہ (ہر سمت سے ہٹا کر) یکسوئی کے ساتھ اس چہرے کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا فرمایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اگرچہ طالبِ مولیٰ کے پاس علمِ ظاہر نہ ہو پھر بھی علما اس کے تابع ہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ

ترجمہ: میرے ربّ نے مجھے ادب سکھایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پروردگار نے خود مجھے تعلیم دی۔

❁ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

ترجمہ: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیج جو اُمی نبی ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ۔30)

ترجمہ: بیشک میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

جس کے وجود میں اسمِ اللہ ذات جاری ہو جائے اور قرار پکڑ لے تو سب سے پہلے اس پر علمِ لدنّی کھلتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ (سورۃ الکہف۔65)

ترجمہ: اور ہم نے اسے اپنا علمِ لدنّی سکھایا۔

اور یہ سب اسمِ اعظم اسمِ اللہ ذات کی برکت سے ممکن ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ (سورۃ العلق۔1-2)

ترجمہ: (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے ربّ کے اسم سے پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) تخلیق فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔

❁ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ (سورۃ الرحمٰن۔1-4)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے۔ جس نے قرآن سکھایا۔ اُسی نے انسان کو تخلیق فرمایا۔ اسی نے اسے بیان کرنا سکھایا۔

مرشد وہ ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو ذکر وفکر اور مجاہدہ وریاضت کے بغیر برزخ اسمِ اللہ ذات کے طریق سے یا راہِ باطنی یا اولیا اللہ کی قبور کی ہمنشینی سے مجلسِ محمدیؐ میں داخل کر کے پُرنور حضوری سے مشرف ومعزز کر دے اور حضوری سے اس کی مشکل آسان اور دور کروا دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ

ترجمہ: بیشک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا۔

جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں شک کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ پیر اُسے کہتے ہیں جو قدم بقدم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی سے حضوری میں پہنچا دے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں پہنچ جائے اس پر اعتراض نہ کر۔ یہ سنتِ عظمیٰ اور صراطِ مستقیم ہے۔ مجلسِ محمدیؐ کے مشاہدہ کے بغیر طالب و مرید کا اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ

ترجمہ: مرید لا یرید ہوتا ہے۔

اگر طالبِ مولیٰ مقامِ روح و توحید کی طلب میں ہو اور مرشد دنیا و نفس پلید کی طلب میں ہو تو ان دونوں کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ کامل پیر و مرشد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مانند ہوتا ہے جبکہ ناقص پیر و مرشد شیطان کی مثل۔ اپنی عمر ضائع مت کرو۔ وہ پیر و مرشد راہزن ہے جو اس طرح کی توفیق نہیں رکھتا اس لیے وہ تلقین و ارشاد کے لائق نہیں۔ اس سے راہزن بہتر ہے۔

ابیات:

علم را آموز اوّل آخر اینجا بیا
جاہلان را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

ترجمہ: پہلے علم حاصل کر پھر اس راہ پر چل کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جاہلوں کی کوئی گنجائش نہیں۔

علم حق نور است روشن مثل او انوار نیست
علم باید با عمل بی عمل جز خر بار نیست

ترجمہ: علمِ حق نور ہے اور کوئی بھی نور اس کی مثل روشن نہیں۔ علم عمل کی خاطر ہوتا ہے کیونکہ عمل کے

بغیر علم گدھے پر رکھے بوجھ کے سوا کچھ نہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (سورۃ الجمعہ۔5)

ترجمہ: وہ اس گدھے کی مثل ہیں جو پیٹھ پر کتابیں لادے ہوئے ہو۔

راہِ مولیٰ کا تعلق نہ علم سے ہے نہ جہالت سے۔ اس کا تعلق محض خاص محبت اور اخلاص سے ہے جس طرح اصحابِ کہف کا کتا۔ اگر علم سے یہ راہ حاصل ہوتی تو بلعم باعور کو ہوتی اور اگر طاعت سے حاصل ہوتی تو ابلیس مہجور کو ہوتی۔ جس کی مٹھی میں دونوں جہان ہوں اسے پڑھنے، لکھنے اور انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت!

بیت:

علم نحو و صرف خوانی فقہ خوانی یا اصول
جز وصال حق تعالیٰ دور مانی ای جہول

ترجمہ: تو علمِ صَرف و نحو پڑھ یا علمِ فقہ و اصول۔ اے جاہل! اللہ تعالیٰ سے وصال کے بغیر تو ان سب سے دور ہے۔

علمِ فضیلت بہت ہیں اور صاحبِ تقویٰ بھی بیشمار ہیں۔ خدا پرست کم ہیں جبکہ نفس پرست تو ہر کوئی ہے۔ پس ای فرزندِ آدم! تو کتے سے کمتر نہ ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (سورۃ بنی اسرائیل۔70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

اسی بنا پر جو کوئی فقیر عارف باللہ کی خدمت میں سات روز رہ کر اپنا اعتقاد درست کر لیتا ہے تو وہ ستر (۷۰) سال کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ فقیر سے دو مقام حاصل ہوتے ہیں مقام يَعْبُدُوْنَ وَ يَعْرِفُوْنَ یعنی عبادت و معرفت کا مقام۔ میری حجت قرآن ہے جبکہ جاہل کی حجت کفار اور شیطان ہیں۔ جان لو کہ طالبِ علم، علم کا اسیر ہوتا ہے اگرچہ وہ صاحبِ تفسیر کیوں نہ ہو۔ ابلیس جاہل نہیں تھا

(لیکن وہ باعمل نہ تھا) اس لیے جو عالم اپنے علم پر عمل کرے گا وہ گمراہ نہ ہوگا۔

علم کے تین حروف ہیں اور حلم کے تین حروف ہیں اور عمل کے بھی تین حروف ہیں۔ یہ نو (۹) حروف کا مجموعہ وجود کو محمود[1] صفت بنا دیتا ہے اور انوارِ ایمان سے منور کر دیتا ہے۔ راہِ فقرِ محمدیؐ بھی محمود فقیر کے بغیر نہیں کھلتی۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ

ترجمہ: علم اللہ کی طرف (بڑھنے میں) حجابِ اکبر ہے۔

بیت:

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کی بود بی شیر مسکہ کی بود بی پیر پیر

ترجمہ: علمِ باطن مکھن کی مثل اور علمِ ظاہر دودھ کی مثل ہے۔ دودھ کے بغیر مکھن اور پیر کے بغیر بزرگی کیسے حاصل ہو سکتی ہے!

جیسے ہی طالبِ مولیٰ اللہ کے ساتھ یکتا ہوتا ہے دوئی درمیان سے اُٹھ جاتی ہے اور فقرِ محمدیؐ ظاہر ہو جاتا ہے جس سے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں۔

فقیر چھ قسم کے ہیں۔ اوّل فقیر صاحبِ توفیق جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۃ ھود۔88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی سے ہے۔

دوم فقیر اہلِ طریق، سوم فقیر اہلِ تحقیق، چہارم فقیر اہلِ زندیق، پنجم فقیر اہلِ تفریق (جو فرقہ پروری کرتے ہیں) اور ششم فقیر حقیقی جو کہ سلطان الفقر ہے جس کی حقیقت کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جو بھی اس کی حقیقت کا ادراک کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

---

[1] پسندیدہ، محبوب

رفاقت وکرم کی بدولت کرتا ہے اور جو کوئی اس کی متابعت کے خلاف کرتا ہے وہ دونوں جہان میں پریشان ہوتا ہے کیونکہ فقیر دونوں جہان میں انگوٹھی میں نگینہ کی مثل ہوتا ہے۔ فقیر کی حقیقت کو بینا ہی سمجھ سکتے ہیں نہ کہ (باطنی طور پر) نابینا!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دنیا کی محبت ہوگی اُسے کسی صورت حق حاصل نہ ہوگا اور نہ ہی وہ طالب وصال پائے گا۔ اور جو یہ دعویٰ کرے کہ مجھے دین اور دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں وہ غلط کہتا ہے اور وہ خطا پر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ حُبُّ الدُّنْیَا وَ الدِّیْنِ لَا یَسْعَانِ فِیْ قَلْبٍ کُلُّھَا کَالْمَآءِ وَ النَّارِ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: دنیا اور دین کی محبت ایک ہی قلب میں نہیں سما سکتی جس طرح پانی اور آگ ایک ہی برتن میں نہیں جمع ہو سکتے۔

ابیات:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است
که غیر یاد خدا هر چه هست برباد است

ترجمہ: مجھے میرے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یادِ خدا کے سوا ہر شے برباد ہونے والی ہے۔

دولت بسگان دادی نعمت بخران
من امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں میں بانٹ دی گئی اور نعمتیں گدھوں میں اور ہم پُرسکون بیٹھے ان کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَ الْعَیْشُ فِیْھَا اِحْتَلَامٌ

ترجمہ: دنیا نیند (کی مثل) ہے اور اس میں عیش احتلام (کی مثل) ہے۔

باب اوّل

مدینۃ القلب و مذہب و راہِ راستی

متابعت شریعتِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بیان میں

جان لو کہ قلب گھر کی مثل ہے اور ذکرِ اللہ فرشتہ کی مانند۔ خطرات اور حبِ دنیا کتے کی طرح ہیں اور جس گھر میں کتا ہو فرشتہ اس گھر میں نہیں آتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا یَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فِیْ بَیْتٍ فِیْہِ الْکَلْبِ

ترجمہ: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

بیت:

دل یکی خانہ ایست ربانی
خانۂ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ: دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ جس دل میں شیطان ہو تو اسے دل کیسے کہہ سکتا ہے!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔

مردہ خور اور کتے ذکرِ قلب کے لائق نہیں ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلذِّکْرُ شَیْءٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ

ترجمہ: ذکر پاکیزہ شے ہے جو پاکیزہ جگہ کے علاوہ قرار نہیں پکڑتا۔

بیت:

دل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتان
بیت المقدس است مکن جای بتگران

ترجمہ: دل کعبۂ اعظم ہے اسے بتوں سے خالی کرو۔ یہ تو بیت المقدس ہے اسے بت خانہ مت بناؤ۔

جاننا چاہیے کہ اکثر لوگ خود کو ذاکرِ قلبی کہتے ہیں کیونکہ وہ ظاہری دل کی جنبش کو قلب سمجھتے ہیں اور جب سانس کو روک کر دل کو اوپر اور نیچے لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں، یہ حبس نہیں بلکہ عبث ہے۔ اگرچہ قلب اس طرح جنبش کرے کہ تمام اعضا بھی حرکت میں آ جائیں بلکہ ہر رگ وبال اور گوشت پوست اور مغز وہڈیاں ذکرِ اللہ کرتے ہوئے بلند آواز سے اللہ اللہ پکارتے رہیں تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی اسے ذکرِ قلبی کہتے ہیں بلکہ یہ ذکر کی گرمی سے پیدا ہونے والی بیقراری اور لرزش ہے۔ اگرچہ یہ ہمیشہ جاری رہے لیکن اس سے مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا اس لیے نامکمل ہے۔ قلب کی پہچان آسان کام نہیں۔ قلب ایک عظیم ولایت ہے جس میں اسرار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ جب تک قلب میں ذوق وشوق اور محبتِ الٰہی قرار نہ پکڑے تو اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ (سورۃ القصص۔30) ترجمہ: ''بیشک میں ہی اللہ ہوں'' کا مقام حاصل نہیں ہوتا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ وَ رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ

ترجمہ: اور میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو دیکھا۔

جب تک معرفتِ وصال، قربِ ضمیر، ظاہری وباطنی نظر، تجلیاتِ حضورِ ذات کے مشاہدات حاصل نہ ہوں، لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ [1] کا الہام اپنے کانوں سے نہ سن لیا جائے، اللہ تک پہنچنے کے دس

---

[1] نہ خوفزدہ ہو اور نہ غمزدہ۔ (العنکبوت۔33)

لاکھ ستتر ہزار(10,77,000) بلکہ بیشمار مقامات جو کہ چودہ طبقات سے بھی وسیع ہیں اور قلب کے اندر ہیں' ان کے انوار کے خزانے نہ کھلیں اور نہ ہی چشم ظاہر و باطن ایک ہو تو اسے ذکرِ قلب نہیں کہہ سکتے۔

بیت:

خلق را طاعت بود از کسب تن
عارفان را ترک تن طاعت بود

ترجمہ: مخلوق کی طاعت وجود کے اعمال ہیں جبکہ عارفین کی طاعت وجود کو ترک یعنی فنا کرنا ہے۔

کیونکہ وجود اور طاعت کا تعلق ظاہری اعمال اور اعضا سے ہے اور قلب ان سے فارغ ہوتا ہے۔ ای مردک! کوشش کرتا کہ مرتبۂ مردک سے نکل کر مرتبۂ مرد تک پہنچ جائے۔ مردک کون ہے اور مرد کون ہے؟ جان لو کہ مردک وہ ہے جو کمر باندھ کر مجاہدہ کے میدان میں اُترے اور ہاتھ میں تلوار پکڑ کر اللہ کے دشمنوں نفس و شیطان سے جنگ کرے۔ مرد وہ ہے جو بغیر مجاہدہ کے فتح القلب کی بدولت توحید کی تلوار سے ایک ہی مرتبہ میں اغیار کا سر اُڑا دے اور جنگ کی پریشانی سے سکون پا لے یعنی استقامت بہتر ہے کرامت و مقامت سے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ سرود ذکرِ قلب میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ وہ جھوٹ کہتے ہیں کیونکہ وہ حق کی جستجو نہیں کرتے۔ ان کا قلب بے معرفت اور سلب شدہ ہے اور ان کی طلب باطل ہے۔ اس گروہ کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ اہل بدعت ہیں جو خدا سے دور ہوتے ہیں۔ کیونکہ سرود، سماع اور رقص راہِ محمدیؐ اور شریعت کے خلاف ہے۔ صاحبِ قلب عارف باللہ جو مکاشفاتِ الٰہی کے سمندر میں مستغرق ہو اُسے کوئی بھی آواز پسند نہیں آتی اگرچہ وہ داؤدی گلے کی مثل ہو۔ اس لیے کہ سرود کا تعلق ظاہر سے ہے اور قلب کا تعلق باطن سے۔ سرود کی ابتدا کفر ہے کیونکہ یہ اہلِ زنار کفار کی رسم ہے جو بت خانہ میں بتوں کے سامنے گاتے بجاتے ہیں۔ سرود کی انتہا دجال ہے۔

بیت:

گر سرود بر دلت ہست سر نفس و ہوا
این ہوا را ای برادر کی خدا دارد روا

ترجمہ: اگر تیرے دل میں سرود کی خواہش ہے تو تُو سراسر نفس اور اس کی خواہشات میں گھرا ہوا ہے۔اے بھائی! اس ہوا و ہوس کو خدا کیسے جائز قرار دے سکتا ہے!

جان لو کہ تلاوتِ قرآن اور ذکرِ رحمٰن شروع کرتے وقت، اذان دیتے وقت، نماز ادا کرتے وقت اور روزہ رکھتے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور سرود، کفر، بدعت، زنا، ام الخبائث شراب، کھیل کود اور جو بھی منہیات ہیں، کو اختیار کرتے وقت اللہ کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ پس اہلِ رحمتِ الٰہی کو اہلِ لعنت کی مجلس نہ درست لگتی ہے نہ راس آتی ہے۔ یہ فقیر حکم و شریعتِ محمدیؐ کی رو سے اور حساب سے کہہ رہا ہے نہ کہ حسد و کینہ کے باعث۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ

ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

جب حسن پرست خدوخال دیکھنے میں مشغول ہو تو وہ جمال کا مشاہدہ کرنے اور وصال سے محروم رہتا ہے اور مقامِ حق الیقین سے دور تر ہوتا ہے کیونکہ وہ ابھی تک خام و ناتمام اور نفس پرست ہے جو اپنی خودی میں مست رہتا ہے۔ ولایتِ دل میں داخل ہونے کی راہ کونسی ہے؟ اور اس راہ کا راہنما کون ہے؟ اوّل برزخ اسم اللہ ذات دوم نظر عارف باللہ مرشد کامل۔ کیونکہ تصور اسم اللہ ذات اور فنافی اللہ مرشد کی نظر کی بدولت طالب سے تمام مقاماتِ ذات وصفات اور درجات اور کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔ عارف باللہ کسے کہتے ہیں؟ یعنی مرشد کامل سے کیا مراد ہے؟ جو طالبِ مولیٰ کو ظاہر و باطن میں اللہ کی نافرمانی سے روکے کیونکہ:

❁ یُحْیِ السُّنَّتَ وَیُمِیْتُ الْبِدْعَتَ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ

وہ سنت کو زندہ کرتا ہے اور بدعت کو ختم کرتا ہے۔ وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔ کُل و جز اُس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ پس صاحبِ قلب کو ذکر اور فکر کرنے کی کیا ضرورت! صاحبِ حضور پُرنور ہمیشہ مسرور رہتا ہے کیونکہ وہ باطن معمور اور صاحبِ مغفور ہوتا ہے۔ یہ فقیر مالک الملکی کے مراتب ہیں۔ اس جگہ نہ عقل کی رسائی ہے نہ تدبیر کی۔ ان کا مرتبہ درج ذیل فرمان کے مطابق ہوتا ہے:

❁ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؀ (سورۃ البقرہ۔20)

ترجمہ: بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

پس ذکرِ قلب کے ارادے سے سانس روکنا اہلِ زنار کفار کا طریقہ ہے۔ ان کے اس کام سے ہزاروں مرتبہ استغفار۔ یہ تیلی کے بیل کا طریقہ ہے جو قلبی ذکرِ اللہ سے بہت دور ہے۔ طالبِ دنیا خوار ہوتا ہے اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کے طریقہ میں یہ کہا جاتا ہے جس کی آزمائش بھی کی گئی ہے کہ نفلی روزے رکھنا روٹی کی بچت ہے، نفلی نمازیں ادا کرنا بیوہ عورتوں کا کام ہے، حج پر جانا جہان کا نظارہ دیکھنا ہے اور دل کو قابو میں لے آنا مردوں کا کام ہے۔

مصنف کا جواب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس دل ہی نہیں ہے۔ یہ غافل لوگ سیاہ و شرمندہ چہرے والے ہیں۔ دل کو قابو میں لانا مشکل کام ہے۔ نفلی روزے رکھنا پاکیٔ جان ہے اور نفلی نمازیں ادا کرنا خوشنودیٔ رحمٰن ہے اور حج پر جانا سلامتیٔ ایمان ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (سورۃ آلِ عمران۔97)

ترجمہ: اور جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا۔

اور جو عبادتِ ربانی سے منع کرے وہ شیطان ہے۔ فقیر باھُوؒ کہتا ہے کہ دل ہاتھوں میں لے آنا خام لوگوں کا کام ہے اور کشف و کرامات میں مشغول رہنا ناتمام لوگوں کا کام ہے اور خود سے فانی ہو کر عین ہو جانا مردوں کا کام ہے۔ قلب عین کو کہتے ہیں اور صاحبِ قلب عین کے علاوہ کسی اور شے کی جستجو نہیں کرتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ غَمِّضْ عَيْنَكَ اَسْمِعْ فِيْ قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے علیؓ! اپنی آنکھیں بند کریں اور اپنے قلب میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنیں۔

جس طرح زبان گوشت کا لوتھڑا ہے اسی طرح دل بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جب قلب کا روزن کھلتا ہے تو چشمِ قلب روشن ضمیر ہو جاتی ہے اور قلب اسمِ اللّٰہ ذات سے جنبش میں آ جاتا ہے اور بلند آواز سے ذکرِ اللہ کرنے لگتا ہے جسے خود بھی سنا جا سکتا ہے اور دوسرے بھی سن سکتے ہیں۔ اس کے اوصاف نورِ الٰہی سے مزین ہو جاتے ہیں اور اوصافِ ذمیمہ، بد خصلتیں، حبِ دنیا اور غیر ماسویٰ اللہ اس سے نکل جاتے ہیں اور وہ سر تا قدم ذکرِ اللہ میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جسے مدینۃ القلب حاصل ہو جائے اس کے دل پر برزخ اسمِ اللّٰہ ذات نقش ہو جاتا ہے اور وہ تصور سے صورتِ اسمِ اللّٰہ ذات اس میں درست دیکھتا ہے۔ اسمِ اللّٰہ ذات کے چار حروف ہیں اور ان چاروں سے چار دریا رواں ہوتے ہیں۔ اوّل عشق و محبتِ الٰہی کا دریا، دوم ترک کا دریا، سوم علم کو بھول جانے کا دریا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں جب خود کو بھی فراموش کر دیں۔

چہارم ہوشیاری کا دریا جس کی بدولت غفلت و نینداس سے غائب ہو جاتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

❁ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (بخاری شریف۔3569)

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

❁ لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ

ترجمہ: کوئی بھی شے انہیں ذکرِ اللہ سے پلک جھپکنے کے برابر بھی خود میں مشغول نہیں کر سکتی۔

قلب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلزم کا خطاب دیا ہے۔ جان لو کہ قلب میں اللہ تعالیٰ نے دس

باغ پیدا کیے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عَشَرَ بَسَاتِيْنُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: مومنین کے قلوب میں دس باغ ہیں۔

اوّل باغِ توحید، دوم باغِ شریعت، سوم باغِ صبر، چہارم باغِ توکل، پنجم باغِ ذکر، ششم باغِ فکر، ہفتم باغِ معرفت، ہشتم باغِ مذکور، نہم باغِ قربِ حضور، دہم باغِ وصال۔ طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ ہر صبح و شام اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ جس بھی باغ میں شرک، کفر، بدعت، غفلت، جہل، حرص، حسد، کبر، بخل اور ریا دیکھے اُسے جڑ سے اُکھاڑ دے جس سے طالبِ مولیٰ قلب کو زندہ کرنے والا اور نفس کو مارنے والا بن جائے گا۔ چار پرندوں کو درج ذیل آیت کے مطابق ذبح کر دینا چاہیے یعنی حرص کا کوا، شہوت کا مرغ، ہوائے نفس کا کبوتر اور زینت کا مور۔ بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دوئم
و از دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور پھر دو۔ اور جب دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا با خدا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(سورۃ البقرہ۔ 260)

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ نے عرض کی اے ربّ! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تمہیں اس بات پر یقین نہیں؟ (ابراہیمؑ نے) عرض کی کیوں نہیں لیکن میں بس اپنے اطمینانِ قلب کے لیے ایسا چاہتا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا چار پرندے لو اور انہیں خود سے مانوس کرو اور پھر ان (کو ذبح کرو اور ان) کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ دو اور انہیں بلاؤ پس وہ دوڑتے

ہوئے تمہارے پاس آئیں گے اور جان لو کہ بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

بیت:

دلی زندہ شود ہرگز نمیرد
دلی بیدار شد خوابش نگیرد

ترجمہ: جو دل زندہ ہو جائے وہ دوبارہ ہرگز نہیں مرتا اور نہ ہی بیدار دل سوتا ہے۔

اس مقام پر صاحبِ قلب کو دونوں جہان میں دائمی مشاہدہ اور کامل حضوری نصیب ہو جاتی ہے اور اس کے لیے حیات و ممات ایک، بھوک و سیری ایک، نیند و بیداری ایک، مستی و ہوشیاری ایک اور گویائی و خاموشی ایک ہو جاتی ہے۔ اس کا دل اسمِ اللہ ذات کا لباس پہن لیتا ہے اور وہ خونِ جگر پیتا ہے اور اس کے قلب سے اسرار کا ظہور ہوتا ہے اور ذاکر نور سے منور ہو جاتا ہے۔

حدیث قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنَّ اَوْلِيَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِیْ

ترجمہ: بیشک میرے ایسے اولیا بھی ہیں جو میری قبا تلے (پوشیدہ) ہیں انہیں میرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان
کہ میگردد الف در بسم پنہان

ترجمہ: جسم کو اسم اللہ ذات میں اس طرح غرق کر دے جس طرح الف بسم اللہ میں پنہاں ہوتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (سورۃ البقرہ۔257)

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ وہ انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

پس نور نور تک پہنچ جاتا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

ابیات:

ازان حرفی بشرف مصطفیؐ است
کہ بیرون از کتب سرّ الٰہ است

ترجمہ: وہ ایک حرف جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا شرف حاصل ہوتا ہے وہ کتابوں میں نہیں ملتا کیونکہ وہ اللہ کا راز ہے۔

نہ در لوح و قلم نہ عرش و کرسی
کہ در دل تست پیدا از کی پرسی

ترجمہ: وہ راز نہ لوح و قلم میں ہے نہ عرش و کرسی میں۔ وہ تو تیرے دل میں ہے تو کسی اور سے کیوں پوچھتا ہے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ (سورۃ المجادلہ۔22)

ترجمہ: ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا ہے۔

❁ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (سورۃ الشعراء۔89)

ترجمہ: مگر وہ شخص جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔

رباعی:

حرفی کہ راہ بدوست برد در کتاب نیست
اینہا کہ خواندہ ایم ہمہ در حساب نیست

ترجمہ: وہ حرف جو دوستِ حقیقی کی راہ پر چلا دے وہ کتابوں میں نہیں ملتا۔ میں نے جو کچھ پڑھا

ہے وہ کسی حساب (شمار) میں نہیں۔

گر دل عنان صحبت جانان گرفت یافت

عمریکہ پای رحلت اُو در رکاب نیست

ترجمہ: اگر دل کو محبوب کی صحبت کی لگام ڈال دی جائے تو وہ ایسی عمر پا لیتا ہے کہ جس کی رکاب میں رحلت (موت) نہیں۔

زاہد از مدرسہ اسرار معرفت مطلب

کہ نکتہ دان نشود کرم گر کتاب خورد

ترجمہ: مدرسہ میں زہد کرنے والے سے اسرارِ معرفت نہ طلب کر کیونکہ کیڑا اگر کتاب کھا لے تو نکتہ دان نہیں بن جاتا۔

جوابِ مصنف:

سِرّ از معرفت قرآن درس اعلیٰ

بسبقی داد مارا حق تعالیٰ

ترجمہ: قرآن کا اعلیٰ درس معرفت کے اسرار ہیں۔ یہ سبق مجھے حق تعالیٰ نے خود دیا۔

نہ آنجا کاغذ و قطرۂ سیاہی

سراسر وحدتش سِرّ الٰہی

ترجمہ: اس مقام پر نہ کاغذ ہے اور نہ قطرۂ سیاہی بلکہ محض وحدت اور اللہ کے اسرار ہیں۔

چون خواہی مونس بس اسم اللہ

خطی در کش بگرد ماسویٰ اللہ

ترجمہ: اگر تو بھی کوئی غمخوار چاہتا ہے تو تیرے لیے بس اسمِ اللہ ذات ہی کافی ہے اس لیے غیر ماسویٰ اللہ ہر شے پر لکیر مار دے۔

چہ حاجت کرم خوردن نکتہ دانی
کہ عاشق غرق وحدت لامکانی

ترجمہ: تجھے نکتہ دان بننے کے لیے کیڑے کی مثل کتاب کھانے کی کیا ضرورت! عاشق تو لامکان میں وحدت میں غرق ہوتے ہیں۔

وحدت میں غرق تین طرح سے ممکن ہے۔ایک وصال، جو فانوس خیال[1] کی مثل ہوتا ہے، دوم غرق بعین جمال، سوم دائمی غرق فنا فی اللہ ذات جو کہ لازوال ہے۔اس راہ میں دل کی دلیل مضبوط ہونی چاہیے اور نظر ربّ جلیل کے دیدار پر۔آب و گل سے بنا کعبہ جسے ابراہیمؑ خلیل اللہ اور ان کے بیٹے نے بنایا وہ جان و دل کے کعبہ کے طواف کے لیے ہے کیونکہ دل کا کعبہ ربّ جلیل نے خود بنایا ہے اسی لیے ظاہری کعبہ بی بی رابعہؒ کی پیشوائی کے لیے آیا تھا۔

بیت:

دل کعبۂ اعظم است ازاں کعبۂ آب و گل
سہ صد طواف آنکہ کند گرد اہل دل

ترجمہ: پانی اور مٹی سے بنے کعبہ سے دل کا کعبہ عظیم ہے اور یہ (پانی اور مٹی سے بنا) کعبہ اہلِ دل کے گرد تین سو مرتبہ طواف کرتا ہے۔

اہلِ دل کو دینی و دنیوی کاموں کے لیے تین چیزیں درکار ہیں اوّل وھم، دوم الہام، سوم توجہ۔

جاننا چاہیے کہ آدمی کے دل میں دو لاکھ ستر ہزار بلکہ بے شمار زنار زیاں کار ہیں۔ستر ہزار زنار حرص و ہوا کے ہیں، ستر ہزار زنار حسد و کبر کے ہیں، ستر ہزار زنار عجب و ریا کے ہیں۔ان زناروں کو علم و ریاضت، مسائلِ فقہ، وردو وظائف، تلاوتِ قرآن، صوم وصلوٰۃ، حج وزکوٰۃِ مال سے نہیں توڑا جا سکتا سوائے اسمِ اللہ ذات کے ذکر اور مرشد کامل و عارف باللہ کی نظر کے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

---

[1] ایک قسم کا فانوس جس کے بیچ میں چراغ ہوتا ہے اور ارد گرد تصویریں گھومتی نظر آتی ہیں۔

اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيۡلٌ لِّلۡقٰسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ○ (سورۃ الزمر۔22)

ترجمہ: بھلا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو پس وہ اپنے ربّ کی طرف سے نور پر ہوتا ہے۔لیکن ان کے لیے ہلاکت ہے جن کے قلوب اللہ کے ذکر سے (غافل ہوکر) سخت ہو گئے ہیں۔ وہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

❁ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ○ وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ○ (سورۃ الشرح۔1-2)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ فراخ نہیں فرما دیا اور ہم نے آپ کا بار آپ سے اُتار دیا۔

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم نے آپ کا سینہ کھول کر اس میں جو بھی غل وغش تھے وہ نکال دیئے اور اسے صاف کر دیا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ فَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يَّهۡدِيَهٗ يَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ اَنۡ يُّضِلَّهٗ يَجۡعَلۡ صَدۡرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡعَلُ اللّٰهُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ○ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسۡتَقِيۡمًا (سورۃ الانعام۔126-127)

ترجمہ: پس اللہ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کسی کو گمراہی پر ہی رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ شدید گھٹن کے ساتھ تنگ کر دیتا ہے گویا وہ بمشکل آسمان (یعنی بلندی) پر چڑھ رہا ہو۔اسی طرح ان لوگوں پر عذاب نازل فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔اور یہ (اسلام) آپ کے ربّ کا سیدھا راستہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنۡظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمۡ وَلَا يَنۡظُرُ اِلٰى اَعۡمَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ يَّنۡظُرُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَنِيَّاتِكُمۡ

ترجمہ: بیشک اللہ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ (سورۃ الاحزاب۔4)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے لیے اس کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْقَلْبُ ثَلَاثَۃُ اَنْوَاعٍ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالدُّنْیَا و قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰی وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰی وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالدُّنْیَا فَلَہُ الشِّدَّتُ وَ الْبَلَاءُ وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰی فَلَہُ الْجِنَانُ الْعُلٰی وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰی فَلَہُ الدُّنْیَا وَ الْعُقْبٰی وَ الْمَوْلٰی

ترجمہ: قلب تین طرح کے ہیں۔ایک قلب دنیا کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور ایک قلب عقبیٰ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور ایک قلب اللہ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ جو قلب دنیا کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اس کے لیے سختی اور بلا ہے۔ جو قلب عقبیٰ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اس کے لیے عظیم بہشت ہے اور جو قلب اللہ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اس کے لیے دنیا، عقبیٰ اور مولیٰ تینوں ہیں۔

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: طالبِ دنیا مخنث ہے، طالبِ عقبیٰ مؤنث ہے اور طالب مولیٰ مذکر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْقَلْبُ ثَلَاثَۃٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَ قَلْبٌ مُنِیْبٌ وَ قَلْبٌ شَہِیْدٌ وَ قَلْبٌ سَلِیْمٌ فَھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوَی اللّٰہِ وَ قَلْبٌ مُنِیْبٌ فَھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ اَنَابَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اللّٰہُ وَ قَلْبٌ شَہِیْدٌ فَھُوَ الَّذِیْ فِیْ مُشَاھَدَۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ: قلب تین ہیں قلبِ سلیم، قلبِ منیب اور قلبِ شہید۔ قلبِ سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا

کچھ موجود نہ ہو۔ قلبِ منیب وہ ہے جو اللہ کے سوا کوئی شے اختیار نہیں کرتا۔ قلبِ شہید وہ ہے جو ہر شے میں اللہ اور اس کی قدرت کا مشاہدہ کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (سورۃ الکہف۔28)

ترجمہ: اور اس شخص کی پیروی نہ کریں جس کے قلب کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

صاحب قلب ماسویٰ اللہ کسی چیز کی طرف نہیں دیکھتا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ عَيْنَانِ تَزْنِيَانِ

ترجمہ: آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔

اکثر علما کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی بھی صاحبِ تلقین و ارشاد مرشد اللہ کی طرف ہدایت دینے کے لیے موجود نہیں ہے اس لیے وہ علمِ مسائل کو ہی بطور وسیلہ پکڑتے ہیں۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ جس جگہ طالبِ مولیٰ و صاحبِ دانش اہلِ نظر علما موجود ہوتے ہیں وہاں صاحبِ ہدایت فقرا بھی ہوتے ہیں کیونکہ جس روز وہ زمین پر موجود نہ ہوں گے فرشتے زمین کو الٹ دیں گے۔ اہلِ روایت کو ان فقرا سے ہدایت طلب کرنی چاہیے کیونکہ فقیر کامل صاحبِ ذکر اور زندہ دل علما عامل ہوتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ وَكُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ مَيِّتٌ

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں۔ جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلے وہ مردہ ہے۔

بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ
کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تمیں سال کی ریاضت سے خاقانیؒ پر یہ راز کھلا کہ ایک دم میں اللہ سے واصل ہونا ملکِ سلیمانیؑ سے بہتر ہے۔

جوابِ مصنف:

بس صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی

کہ دمی نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانیؒ

ترجمہ: خاقانیؒ نے غلط کہا ہے کہ خود سے فنا ہو کر فنا فی اللہ ہونے کے لیے کئی سو سال درکار ہیں۔ فنا کے اس مقام پر تو دم بھی نامحرم ہے۔

جو رزق و بہشت کی طلب میں زندہ دم اور ثابت قدم ہو تو اس کی طلب اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی اور جو دوست کی طلب میں ہو دونوں جہان اس کی طلب میں ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنۡ لَهُ الۡمَوۡلٰى فَلَهُ الۡكُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اس کے لیے سب کچھ ہے۔

❁ فُؤَادُ قَلۡبِىۡ نَارٌ لِلۡجَحِيۡمِ هُوَ فِىۡ بَرۡدِهَا

ترجمہ: میرے قلب میں (عشق کی) ایسی آگ ہے جس کے آگے جہنم کی آگ بھی سرد ہے۔

جو دل عشق کی آگ میں نہ جلا وہ آتشِ دوزخ میں جلے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَجۡسَامُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَ قُلُوۡبُهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ

ترجمہ: ان کے اجسام دنیا میں اور ان کے قلوب آخرت میں ہیں۔

صاحبِ قلب وہ ہوتا ہے جو روٹی تو اِس جہان کی کھاتا ہے لیکن کام اُس جہان کے کرتا ہے۔

باب دوم

ذکر اسم اللہ و مقام فقر فنافی اللہ کے بیان میں

جان لو کہ اسمِ اللہ ذات کا برزخ ہی حجابات کو توڑنے والا اور پلک جھپکنے میں وحدتِ حق تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ طالبِ مولیٰ کا وجود طلسمات کی مثل ہے جس کی قابلیت کسی اور میں نہیں کیونکہ آدمی کا وجود ایک معمہ کی مثل ہے۔ پس صاحبِ معمہ کے لیے ضروری ہے کہ جیسے اسم و مسمّٰی ایک ہوتے ہیں صاحبِ معمہ بھی (یکتا ہو کر) کامل ہو جائے۔ کامل وہ ہوتا ہے جو اسمِ اللہ ذات کو آئینہ کی مثل دکھائے جس میں اٹھارہ ہزار عالم بلکہ ازل سے ابد تک کی تمام مخلوقات اور آسمان و زمین کے درمیان موجود تمام طبقات دکھائی دیں۔ پس طالبِ مولیٰ ہر ایک کی آئینہ میں تحقیق کرے اور مشاہدہ کرے کہ تمام مخلوقات قلب کی طے میں ہیں اور قلب اسمِ اللہ ذات کی طے میں ہے۔ اسمِ اللہ ذات آفتاب کی مثل ہے۔ جیسے ہی آفتاب طلوع ہو کر روشنی بکھیرتا ہے اس کی روشنی کا فیض ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ نہ صرف آفتاب و ماہتاب بلکہ کل و جز کی ہر شے کی روشنی اسمِ اللہ ذات سے ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی یہ روشنی جب طالب کے وجود میں پیدا ہوتی ہے تو وہ فنافی اللہ ہو کر اللہ کے ساتھ یک وجود ہو جاتا ہے اور فقر فنافی اللہ کا مرتبہ پا لیتا ہے۔

بیت:

نیم نظری بہ مرا از آفتاب
نظر فقرش بہتر است از ہر صواب

ترجمہ: فقیر کی آدھی نظر میرے لیے آفتاب سے بہتر ہے کیونکہ فقیر کی نظر ہر اچھے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔

علمائے دین' دین کے لیے چراغ کی مثل ہیں جبکہ فقرا آفتاب کی مثل ہیں۔ چراغ کو کیا قدرت کہ آفتاب کے سامنے روشنی بکھیرے۔ آفتاب کی مثل فقیر صاحبِ معرفت ہوتا ہے جو جاہل کو ایک ہی نظر سے علم عطا کر دیتا ہے اور عالم کو مقامِ عرفان تک پہنچا دیتا ہے۔

ابیات:

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

ترجمہ: اگر تمام جہان طوفان کی زد میں آ جائے تو بھی بارگاہِ الٰہی میں مقبول لوگوں کے چراغ نہیں بجھیں گے۔

چراغ را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

ترجمہ: جن چراغوں کو اللہ نے خود روشن کیا ہو اس پر جو بھی پھونک مارے گا وہ اپنی داڑھی خود جلائے گا۔

خیالِ فقیر کا یہ عالم ہے کہ ہر دم اس کے احوال اور وصال کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی وہ کثیف جامہ میں ہوتا ہے تو کبھی لطیف جامہ میں۔ فقرا کا وجود پارے کی مثل ہوتا ہے جسے اگر تھوڑی سے بھی حرکت دی جائے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک جثہ سے ہزاروں جثے برآمد ہوتے ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر مغرور نہ ہو۔ یہ بھی کرامات کی بازیگری ہے کہ اس سے عین توحیدِ ذات نہیں کھلتی۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ فقیری مشکل ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ فقیری مشکل نہیں بلکہ ہر مشکل کی مشکل کشا ہے۔ دونوں جہان پر کامل تصرف رکھنے والا فقیر جسے جمالی وجلالی نظر حاصل ہو درج ذیل آیت اسی کی شان میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (سورۃ الکہف۔28)

ترجمہ: آپ خود کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھیں جو صبح شام اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں۔

بیت:

خیمہ بر دل کشم از اسم ذات
خطرہ در دل نیاید واہمات

ترجمہ: میں نے اپنے دل پر اسم اللہ ذات کا خیمہ نصب کر لیا ہے جس کی بدولت دل میں واہمات اور خطرات نہیں آتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بیت:

دل از خطرہ خالی شکم پُر طعام
کہ اینست معراج واصل تمام

ترجمہ: واصلین کو ایسی کامل معراج نصیب ہوتی ہے کہ ان کا دل خطرات سے خالی جبکہ پیٹ طعام سے پُر ہوتا ہے۔

ان (واصلین) کا کھانا مجاہدہ اور ان کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے اور وہ باطن میں ہر ایک مقام کی سیر کرتے ہیں۔ ان کا کھانا نور اور ان کا پیٹ تنور ہوتا ہے اور ان کی نیند حضور اور ان کا دل بیت المعمور ہوتا ہے۔ زاہد ان سے بے خبر اور دور ہے۔ جو شخص برزخ اسم اللہ ذات کا دل پر تصور کرتا ہے تو اس کا دل نورِ الٰہی سے لبریز ہو کر منور ہو جاتا ہے۔ جو شخص آنکھوں پر برزخ اسمِ اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اس کی چشمِ سر اور چشمِ دل دونوں ایک ہو جاتی ہیں اور وہ دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا

ہے۔ جو شخص برزخ اسمِ اللہ ذات کا دماغ پر تصور کرتا ہے وہ صاحبِ اسرار ہو جاتا ہے۔ اس برزخ پر مغرور نہ ہو۔ یہ حروف کی مشق ہے نہ کہ انتہائی اسرار کی اطلاع۔ معروف وحدت تو وہ ہے جو توحید کو کھولنے والی چابی ہے۔

سن اے طالبِ مولیٰ! فنافی اللہ فقیر نے سچ کہا ہے کہ تُو نے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ[1] کی لذت کو نہیں چکھا۔ شاید تُو نے فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ[2] کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ[3] سمجھا ہے اسی لیے تُو نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ[4] کے مرتبہ تک نہیں پہنچا اور اللہ تعالیٰ کے فرامین وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[5] o وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ[6] کے مطابق چشمِ باطن سے اللہ کا نور نہیں دیکھا۔ نہ ہی تُو نے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ[7] کا نظارہ دیکھنے کی کوشش کی اور نہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ[8] کا مشاہدہ کیا۔

بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ

آب چندان مخور کہ ریگ نہ

ترجمہ: تو خود کو گلے تک مت بھر کیونکہ تو دیگ نہیں ہے اور نہ ہی اس قدر زیادہ پانی پی کیونکہ تو ریت نہیں ہے۔

---

[1] تم تب تک بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک (اللہ کی راہ میں) وہ شے خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔ (سورۃ آلِ عمران۔92)

[2] دوڑو اللہ کی طرف۔ (سورۃ الذاریات۔50)

[3] دوڑو اللہ سے دور۔

[4] اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی نزدیک ہیں۔ (سورۃ ق۔16)

[5] اور میں تمہارے اندر ہوں کیا تم دیکھتے نہیں۔ (سورۃ الذاریات۔21)

[6] اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔ (سورۃ الحدید۔4)

[7] پس تم جدھر بھی رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔ (سورۃ البقرہ۔115)

[8] کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو۔ بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الاعراف۔31)

یہ آیت وجود کے متعلق ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پاس مال وسونا اور نقدی واجناس نہ رکھتے تھے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

ترجمہ: مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

اے قبر میں جانے تک اندھے رہنے والے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❁ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس (دنیا) میں دیدار سے اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ تَرَكَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا

ترجمہ: دنیا کو دنیا کی خاطر ترک کرتے ہیں۔

یعنی بعض فقرا مال میں اضافے اور اسے جمع کرنے کے لیے دنیا ترک کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ مجھے دنیا کے مال کی طمع نہیں ہے اور میری ملکیت میں جو بھی مال ومتاع اور نقدی واجناس ہیں وہ یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مستحقوں اور مسلمانوں کے لیے ہے تو یہ سب شیطانی حیلہ اور مکروفریب ہے۔ فقیر درویش اسے کہتے ہیں کہ اگر روئے زمین پر جس قدر بھی سونا و چاندی یعنی مال ومتاع ہے، اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو وہ ایک ہی دم میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دے جس طرح نبی اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔

مزید جان لو کہ شیطان ہر روز صبح سویرے طمع کا طبل بجاتا ہے تو سب اہلِ طمع اس کے مطیع و فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ لیکن طبل کی یہ آواز فقیر کامل اور علما عامل کے کانوں تک نہیں پہنچتی بلکہ انہیں مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ نظر آتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا نبی مرسل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آپ کو مقامِ فنا فی اللہ میں اس طرح مستغرق کر دیا کہ خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچانا۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ

ترجمہ: فرشتے کو اگرچہ اللہ کی بارگاہ کا قرب حاصل ہے لیکن وہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ کے مقام تک رسائی نہیں رکھتا۔

اس مقام پر نفس انفاس[1] بن جاتا ہے اور اس کا نور اللہ کے نور تک پہنچ جاتا ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو فقرا اپنی قبروں سے دیدارِ الٰہی کی طلب لے کر اٹھیں گے۔ حق تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ فقرا کا خیمہ آتشِ دوزخ میں لگا دو۔ فرشتے دوزخ میں ان کے خیمے نصب کر دیں گے اور فقرا ان خیموں میں آئیں گے۔ ذکرِ اللّٰہ کی گرمی اور اِلَّا اللّٰہُ سے ان کی محبت کی بدولت جب ان کی نظر آتشِ دوزخ پر پڑے گی تو وہ آگ سرد ہو کر راکھ میں بدل جائے گی۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ میں اختیار دے گا کہ جو ان کے مطیع تھے انہیں بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ فقرا کی قدر، ہمت اور قوت اس روز معلوم ہوگی۔ جب اعمالناموں کے حساب کے وقت فقرا کو نیکی و بدی کے میزان کے پاس لایا جائے گا تو میزان کے ایک پلڑے میں اسمِ اللّٰہ ذات اور دوسرے پلڑے میں تمام تر گناہ جو اگرچہ زمین و آسمان کے چودہ طبقات کی مثل ہوں، رکھے جائیں گے۔ وہ پلڑا جس میں اسمِ اللّٰہ ذات ہوگا اس قدر بھاری ہوگا کہ اگر دوسرے پلڑے میں اس کے گناہوں کے علاوہ اس کے دوستوں، ماں باپ اور ہمسایوں کے گناہ بھی رکھ دیئے جائیں تو بھی اسمِ اللّٰہ ذات والا پلڑا بھاری

---

[1] روح، جان

ہوگا۔

ابیات:

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن

راہ مولیٰ تا بیابی ترک دہ فرزند و زن

ترجمہ: اگر تو اچھی زندگی چاہتا ہے تو نفس کی گردن مار دے۔ راہِ مولیٰ تجھے تب حاصل ہوگی جب تو اولاد اور عورت کی محبت کو بھی ترک کر دیگا۔

گر بخواہی خوش حیاتی نفس باخود کن رفیق

مال و زن فرزند بدتر واصلان را این طریق

ترجمہ: اگر تو اچھی زندگی چاہتا ہے تو نفس کو اپنا رفیق بنالے۔ واصلین کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مال، اولاد اور عورت کی محبت کو بدترین سمجھتے ہیں۔

گر بخواہی خوش حیاتی نفس از خود کن جدا

دم بدم معراج اینست عارفان را باخدا

ترجمہ: اگر تو اچھی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو نفس کو خود سے جدا کر دے کہ اسی کی بدولت عارفوں کو ہر لمحہ اللہ کی طرف معراج حاصل ہوتی ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس وہ اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لے وہ مخلوق سے کسی قسم کی لذت نہیں پاتا۔

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہُ العزیز نے فرمایا:

❁ اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحَّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: جو اللہ سے اُنس رکھتا ہے وہ غیر اللہ سے وحشت رکھتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَ الْاٰفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

ترجمہ: وحدت میں سلامتی ہے اور دوئی میں آفات۔

یعنی سلامتی وحدتِ حق تعالیٰ میں ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی مقامات، کرامات اور درجات ہیں وہ سب شیطانی آفات ہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَ الْعُقْبٰى لَكُمْ وَ الْمَوْلٰى لِيْ

ترجمہ: دنیا تمہارے لیے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لیے ہے۔ میرے لیے بس مولیٰ ہے۔

باب سوم

مراقبہ وخواب، غرقِ توحید، تفرید وتجرید اور ذات وصفات کی تجلیات کی تحقیق کے بیان میں

جان لو کہ مراقبہ اور خواب خود سے بے خود ہونے کا نام ہے۔ مراقبہ دس قسم کا ہے۔ اوّل ازل کی سیر و سفر کا مراقبہ، دوم ابد کی سیر وسفر کا مراقبہ، سوم زمین کی سیر وسفر کا مراقبہ، چہارم آسمان کی سیر وسفر کا مراقبہ، پنجم مجلسِ محمدیؐ سے مشرف ہونے کی سیر وسفر کا مراقبہ، ششم انبیا کی صحبت کا مراقبہ، ہفتم غالب الاولیا حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی مجلس کا مراقبہ، ہشتم ہر مومن و مسلمان سے ملاقات اور دست مصافحہ کا مراقبہ، نہم وجود کے اندر قلب، نفس اور روح کا نظارہ دیکھنے کی سیر وسفر کا مراقبہ، دہم توحید باری تعالیٰ میں غرق ہونے کا مراقبہ۔

مراقبہ نیز تین قسم کا ہے۔ خام خیال و اہلِ خطرات کا مراقبہ اور ہے اور عدیم المثال عین جمال کا مراقبہ اور ہے۔ اوّل مراقبہ ازل ہے جو فتح الابواب ہے۔ یہ مراقبہ غیر اللہ کو دور کرنے والا، شیطان اور خناس وخرطوم کے وسوسوں سے حفاظت کرنے والا اور طالب کو اس کے مطلوب و مراد تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: وطن کی محبت ایمان سے ہے۔

اور وطن سے مراد ازل ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهٖ

ترجمہ: ہر شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

اس سے بھی مراد ازل ہے۔ جب طالبِ مولیٰ اوّل مراقبہ کی نیت سے ازل میں جاتا ہے تو ارواح کے میدان میں ان کی صفوں کے درمیان کھڑا ہو کر ازل کا نظارہ دیکھتا ہے اور اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ[1] کی آواز سن کر اس کے جواب میں وَ قَالُوْا بَلٰى رَبِّيْ[2] کہتا ہے اور تمام انبیا، اصفیا، اولیا اور مومن و مسلمان کی ارواح سے دست مصافحہ کرتا ہے اور حقیقی مسلمان بن جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

❁ اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

جاننا چاہیے کہ روزِ ازل اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کی صفوں سے فرمایا کہ اے ارواح! تم کیا چاہتی ہو؟ تمام ارواح نے جواب دیا خداوند! ہم تجھے اور تیرا دیدار چاہتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے متاعِ دنیا کو پیش کیا جس پر نو (۹) حصہ ارواح دنیا کی جانب دوڑیں اور باقی ایک حصہ ارواح اللہ کے حضور کھڑی رہیں۔ پھر حق تعالیٰ نے پوچھا اے ارواح! تم کیا چاہتی ہو؟ ان ارواح نے جواب دیا خداوند! ہم تجھے اور تیرا دیدار چاہتی ہیں۔ پھر حق تعالیٰ نے عقبیٰ، حور و قصور اور جو کچھ بہشت میں ہے' ان کے سامنے پیش کیا جس پر نو (۹) حصہ ارواح عقبیٰ کی جانب دوڑیں۔ باقی ایک حصہ ارواح حق تعالیٰ کے حضور مشتاق کھڑی رہیں کیونکہ طلبِ مولیٰ کے علاوہ ان کے وجود میں کوئی دوسری طلب نہ تھی۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ

ترجمہ: اب بھی ایسا ہے جیسا (پہلے) تھا۔

---

[1] کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں! (سورۃ الاعراف۔172)

[2] ہاں کیوں نہیں! تو ہی میرا ربّ ہے۔ (سورۃ الاعراف۔172)

یہ سب نظارہ دیکھ کر طالبِ مولیٰ مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ دوم مراقبہ میں غرق ہو کر جب صاحبِ مراقبہ خود سے بے خود ہوتا ہے تو یہ نظارہ دیکھتا ہے گویا واقعی ہی قیامت قائم ہو گئی ہو اور وہ روزِ حساب اور میدانِ حشر کے حقائق دیکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(سورۃ الزلزال۔ 7-8)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اُسے (بھی) دیکھ لے گا۔

پلِ صراط سے گزرنا، اہلِ جہنم کا عذاب، اہلِ جنت کی فرحت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے شرابِ طہور پینا اور اللہ تعالیٰ کے لقا سے مشرف ہونا ان سب حقائق کا مشاہدہ کر کے وہ مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ سوم مراقبہ آسمان کے طبقات کی سیر و سفر کا ہے جس میں صاحبِ مراقبہ جب خود سے بے خود ہوتا ہے تو ملائکہ، نو (۹) آسمانوں، عرش و کرسی اور لوح و قلم کے تمام مقامات کو دیکھ کر مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ چہارم مراقبہ زمین کی سیر و سفر کا ہے کہ جب صاحبِ مراقبہ خود سے بے خود ہوتا ہے تو سات زمینوں اور ماہ تا ماہی تمام طبقات کی حقیقت کا نظارہ دیکھ کر مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ پنجم مراقبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جانے کا ہے کہ جب مراقبہ میں صاحبِ مراقبہ غوطہ لگا کر خود سے بے خود ہوتا ہے تو مجلسِ محمدیؐ میں حاضر ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت سے جو بھی خطاب و منصب پاتا ہے اور جو بھی ہدایت و عنایت ہوتی ہے اس پر ثابت قدم رہتا ہے اور مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ ششم مراقبہ تمام انبیا اور اصفیا سے ملاقات کی سیر و سفر کی نیت سے کیا جاتا ہے جب صاحبِ مراقبہ خود سے بے خود ہوتا ہے تو اُسے تمام انبیا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے اور ان سے دست مصافحہ کرتے ہوئے مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ ہفتم مراقبہ تمام صاحبِ منصب اولیا اور غوث و قطب کی سیر و سفر کی نیت سے کیا جاتا ہے کہ جب صاحبِ مراقبہ خود سے بے خود ہوتا ہے تو سب سے ملاقات اور دست مصافحہ کرتا ہے اور ان

کے مراتب کا مشاہدہ کرتے ہوئے مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ ہشتم مراقبہ تمام مومن و مسلمان کی ارواح سے ملاقات کی سیر و سفر کی نیت سے کیا جاتا ہے کہ جب صاحبِ مراقبہ غرق ہو کر خود سے بے خود ہوتا ہے تو تمام مومن و مسلمانوں کی ارواح سے ملاقات اور دست مصافحہ کرتا ہے اور پھر مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ نہم مراقبہ اٹھارہ ہزار عالموں کی سیر و سفر کی نیت سے کیا جاتا ہے کہ جب صاحبِ مراقبہ غرق ہو کر خود سے بے خود ہوتا ہے تو تمام عالموں کا مشاہدہ کر کے مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ دہم مراقبہ وحدانیتِ باری تعالیٰ کا ہے کہ صاحبِ مراقبہ اس طرح توحید میں مستغرق ہوتا ہے کہ نورِ توحید کے اس استغراق میں ستر سال یا سو سال گزر جاتے ہیں اور ظاہر میں یہ اس طرح وقوع پذیر ہوتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک پل بھر کا وقت گزرا ہوتا ہے۔ اور وہ اس مراقبہ سے کسی بھی حال میں فارغ اور غافل نہیں رہتا۔ جو اس مراقبہ سے باخبر نہیں وہ معرفت اور سلوکِ ربانی سے محروم ہے اگرچہ وہ کسی نامور خانوادہ کا مخدوم ہی کیوں نہ ہو۔

بیت:

زبان خادم بخود مخدوم خوانی
پرستی خود ز حق محروم مانی

ترجمہ: زبان سے تو خود کو خادم کہتا ہے لیکن خود کو مخدوم سمجھتا ہے۔ اسی خود پرستی کے باعث تو حق سے محروم ہے۔

جو طالب مرشد کی مدد سے یہ تمام مقامات طے نہیں کرتا اور اپنی زندگی میں ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مقام کی حقیقت نہیں دیکھ لیتا تو اسے ہمیشہ افسوس رہتا ہے۔ نہ اس کا دل غنی ہوتا ہے اور نہ وہ خود کو دونوں جہان سے باہر نکال پاتا ہے اس لیے نہ ایسے مرشد کو کامل کہا جا سکتا ہے اور نہ ایسے طالب کو صادق۔

شرح خواب و مراقبہ

اگر کوئی شخص ہر روز خواب یا مراقبہ میں فقرا سے ملاقات کرے یا ذکرِ اللہ میں مشغول رہے تو جان لو

کہ طالبِ مولیٰ کا رُخ توحید کی جانب ہے اور وہ دیدارِ الٰہی کا طالب ہے۔ اس کا کام اعلیٰ اور اس کے درجات روز بروز ترقی پر ہیں۔ اگر کوئی شخص ہر رات خواب یا مراقبہ میں اہلِ زنار کفار کی مجلس دیکھے تو جان لو کہ اسے مقامِ نفی لَآ اِلٰہَ تو حاصل ہے لیکن وہ ابھی تک مقامِ اثبات اِلَّا اللّٰہُ تک نہیں پہنچا۔ یا وہ نفس کی حقیقت دیکھ رہا ہے یا شیطان اُسے کفار کی مجلس دکھا رہا ہے تاکہ طالبِ مولیٰ کا دل اللہ کی راہ سے سرد ہو جائے اور وہ اس راہ سے پلٹ جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرشد پر اس کا اعتقاد خراب ہو چکا ہے پس اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور اپنے احوال مرشد کے سامنے بیان کرے۔ اگر مرشد کامل ہوگا تو اسے فوراً مقامِ کفر سے باہر نکال کر دارالسلام تک پہنچا دے گا ورنہ طالب دیوانہ یا مجذوب یا کافر ہو جائے گا اور شرک و شراب نوشی اور ترکِ صلوٰۃ میں مبتلا ہو جائے گا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

اگر کوئی شخص ہر شب خواب یا مراقبہ میں کسی سے جنگ کرے اور اُسے پُر ہیبت و عظمت دیکھے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ جنگ کر رہا ہے۔ باطن میں اس کا مرتبہ غازی کا ہے۔ صاحبِ شوق و اشتیاق فقیر نفس اور اس کی خواہشات پر غالب، یکتا با خدا اور محبّ الفقرا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر شب خواب یا مراقبہ میں حیوانات دیکھے تو اس کا دل خطرات کے باعث سیاہ ہوتا ہے۔ وہ گمراہ دنیا کا طالب ہے اور ابھی تک انسانیت کے مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ اگر کوئی شخص ہر شب خواب یا مراقبہ میں تلاوتِ قرآن یا نماز یا اذان میں مشغول ہو یا باغ دیکھے تو وہ اولیا کی صحبت اور علما کی مجلس پائے گا، اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور وہ دنیا سے باایمان جائے گا۔ اگر کوئی شخص خواب یا مراقبہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھے جیسا کہ امام المسلمین حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ ستر مرتبہ اللہ کے دیدار سے مشرف ہوئے اور انہوں نے اللہ سے جواب باصواب پائے۔ ان کا خواب غفلت کے سبب نہ تھا۔

تاہم اللہ تعالیٰ کی صورت کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ تَفَکَّرُوْا فِی الْاٰیٰتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی آیات میں تفکر کرو اور اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

یعنی یہ فکر کی جائے کہ مجھے دیدار کی نعمت حاصل ہے جس سے بہتر کوئی نعمت نہیں اور اللہ کی صورت و جسم و جوہر میں فکر نہ کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ۝ (سورۃ الشوریٰ۔11)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

جو حق تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے بلاشبہ اس کے وجود میں خودی باقی نہیں رہتی۔ اگر کوئی شخص خواب یا مراقبہ میں خود کو گھوڑے پر سوار دیکھے یا کشتی کے ذریعے دریا سے گزرے تو اس کا مطلوب اسے جلد مل جائے گا۔ جو شخص روشن ضمیر اور منتہی فقیر ہو اور عین بعین مشاہدہ کرنے والا ہو اُسے کیا ضرورت کہ خواب دیکھے یا مراقبہ یا استخارہ کرے کیونکہ دونوں جہان اس کے مدنظر ہوتے ہیں اور وہ دوست (اللہ) سے واصل ہوتا ہے۔

شرح فتح الابواب تجلیات وتحقیقات

جملہ تجلیات چودہ (۱۴) قسم کی ہیں۔ ہر ایک تجلی کو اس کے آثار اور وجود میں اس کی تاثیر سے اس طرح پہچانا جا سکتا ہے جس طرح اعضا کو۔ اوّل (۱) تجلی اسم اللّٰہ، دوم (۲) تجلی اسم محمدؐ، سوم (۳) تجلی اسم ھُو چہارم (۴) تجلی اسمِ فقر، پنجم (۵) تجلی قلب، ششم (۶) تجلی ذکرِ روح، ہفتم (۷) تجلی ذکر کہ جس سے سر میں موجود دماغ میں شعلۂ نور پیدا ہوتا ہے جو چشم ظاہر سے عیاں ہوتا ہے۔ اسے سرّی تجلی کہتے ہیں۔ ہشتم (۸) تجلی نفس کہ شیطان کے اتفاق سے طالب کے وجود میں راہزنی کی تجلی پیدا ہوتی ہے، نہم (۹) تجلی شیطان جس سے شرک پیدا ہوتا ہے، دہم (۱۰) تجلی شمس کہ جس سے رجوعاتِ خلق پیدا ہوتی ہے، یازدہم (۱۱) تجلی قمر کہ جس کے قرب سے قہر جلالیت پیدا ہوتا ہے، دوازدہم (۱۲) تجلی جن کہ جس سے جمعیت میں دیوانگی پیدا ہوتی ہے، سیزدھم (۱۳) تجلی ملائکہ جس کے باعث بیقراری، ترک، توکل، عبادت اور تنہائی پیدا ہوتی ہے۔ چہاردہم (۱۴) تجلی شیخ و مرشد کامل کی ہے جس سے جمعیت، جمال، شوق و اشتیاق، مستیٔ حال اور لازوال قرب و وصال پیدا ہوتا

ہے۔ ان جلالی و جمالی تجلیات کے باعث ہزاروں ہزار بلکہ بیشمار طالب برباد اور ضبط خوردہ ہو کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس مقامِ تجلی پر مرشد کامل کا ساتھ ہونا چاہیے ورنہ طالب برباد ہو جاتا ہے اور رجعت کھا کر دیوانہ و مجنوں اور مجذوب ہو جاتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

جاننا چاہیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مقامِ تجلی اس طرح حاصل ہوا کہ آپ ہمیشہ یہی کہتے رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ[1] (اللہ کی طرف سے) جواب آتا لَنْ تَرٰىنِیْ[2] الغرض موسیٰ علیہ السلام اُس مقام پر پہنچے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (سورۃ الاعراف۔143)

ترجمہ: پس جب اس کے ربّ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

پس موسیٰ علیہ السلام اس تجلی کے باعث خود سے بے خود ہو گئے اور کوہِ طور جل گیا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے جس طرف بھی نظر کی ہر شے جل گئی۔ اسی بنا پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چہرہ پر نقاب پہنا تو وہ نقاب بھی جل گیا۔ جس کے بعد لوہے، تانبے، سونے اور چاندی سے نقاب بنائے گئے لیکن وہ سب بھی جل گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ اے موسیٰ! زندہ دل درویشوں اور فقیروں کی گودڑی لو اور اس کا نقاب بناؤ۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کیا۔ ہر چند کہ موسیٰ علیہ السلام نے توجہ کی لیکن وہ نقاب بالکل نہ جلا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا خداوند! فقرا کا یہ نقاب کیوں نہیں جلا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے موسیٰ! اس گودڑی کو پہن کر انہوں نے مجھے یاد کیا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی دوسری کوئی طلب نہ تھی۔'' حق تعالیٰ نے مزید فرمایا ''اے موسیٰ! میں نے سوئی کے سوراخ کے برابر تجلی ستر ہزار پردوں میں لپیٹ کر تمہاری طرف ڈالی لیکن تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اس لیے بے ہوش ہو گئے۔ لیکن پیغمبر آخر زمان محمد

---

[1] اے ربّ! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کروں۔ (سورۃ الاعراف۔143)

[2] تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ (سورۃ الاعراف۔143)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے کہ میں نظر کرم سے ایسی ستر ہزار تجلیات ان فقیروں اور درویشوں کے دل پر ڈالوں گا لیکن وہ ہرگز اپنے احوال سے بے خود نہ ہوں گے بلکہ کہیں گے خداوند! نظر رحمت سے ہم پر مزید تجلی کر۔'' کیونکہ غلباتِ محبت اور اشتیاق کی بدولت اہلِ اللہ ہمیشہ ظاہری و باطنی سیر میں رہتے ہیں اور کبھی غلبہ شوق کے باعث خود کو مار ڈالنا چاہتے ہیں اور انہیں دیدار کے سوا کسی شے سے جمعیت وقرار حاصل نہیں ہوتا۔

بیت:

محبت است کہ دل را نمیدہد آرام
وگرنہ کیست کہ آسودگی نمی خواہد

ترجمہ: یہ محبت ہی ہے جو دل کو سکون نہیں لینے دیتی وگرنہ کون ہے جو سکون کی زندگی نہیں چاہتا۔

جاننا چاہیے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طلب کی خاطر پلید دنیا سے باہر نکلتا ہے اور راہِ فقر پر قدم رکھتا ہے تو اسی روز حق تعالیٰ تمام انبیا، اصفیا، اولیا اور اٹھارہ ہزار عالموں کی کُل مخلوقات کو حکم دیتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک میری طلب میں نجس و پلید دنیا سے باہر نکل آیا ہے۔ سب اس کی زیارت کے لیے جائیں اور جو لباسِ فقر میرے دوست نے پہنا ہے آپ سب بھی وہی لباس پہنیں۔ اللہ تعالیٰ زبانِ قدرت سے خود فرماتا ہے کہ اے دوست! بتا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے تاکہ میں تجھے عطا کروں۔ یہ مرتبہ فقیر کو روزِ اوّل حاصل ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فقرا کی محبت جنت کی چابی ہے۔

❁ حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ

ترجمہ: فقرا کی محبت اخلاقِ انبیا سے ہے۔

فقیر کے ادب اور عزت کا خوب خیال رکھ اگرچہ فقیر کی صورت دیوار پر ہی کیوں نہ دیکھے۔ جس نے

بھی دونوں جہان کی دولت ونعمت پائی فقیر سے ہی پائی۔ فقیر کا حق مخلوق پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح پیغمبر کا حق اس کی امت پر ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو جاتے۔

یعنی اگر فقرا نہ ہوتے تو اہلِ دنیا اور غنی ہلاک ہو گئے ہوتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَبَرِصَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا برص کے مرض میں مبتلا ہو جاتے۔

یعنی اگر فقرا نہ ہوتے تو تمام دنیا دار برباد ہو چکے ہوتے۔

فقیر اوّل قدم ازل سے اٹھاتا ہے تو دنیا میں رکھتا ہے۔ دوم قدم دنیا سے اُٹھاتا ہے اور عقبیٰ پر رکھتا ہے۔ سوم قدم عقبیٰ سے اُٹھاتا ہے اور دیدارِ پروردگار میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جس کا دم وقدم فقیر جیسا ہو جائے وہ دنیا کی بُو سے ایسے ہی دور بھاگتا ہے جیسے لوگ مردار کی بُو سے دور بھاگتے ہیں۔ فقیر وہ ہے جو دنیا سے روزہ رکھ لے اور مرتے دم تک افطار نہ کرے اور مردہ دل لوگوں سے دور رہے تا کہ ان کے شر سے خلاصی پائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْعَافِيَةُ عَشَرَ اَجْزَآءٍ تِسْعَةٌ فِي السَّكُوْتِ وَ وَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ

ترجمہ: عافیت کے دس اجزا ہیں جس میں سے نو سکوت میں اور ایک وحدت (یکتائی وتنہائی) میں ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عافیت دس چیزوں میں ہے جن میں سے نو خاموشی میں اور ایک تنہائی میں ہے۔ سب سے پہلے جہان میں جو معصیت وفتنہ پیدا ہوا وہ یہی دنیا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا اَصْلُ کُلِّ فِتْنَۃٍ حِجَابٌ بَیْنَ اللّٰہِ وَ بَیْنَ الْعَبْدِ

ترجمہ: ہر فتنے کی اصل دنیا ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان حجاب ہے۔

❁ طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب اور بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

❁ اَلدُّنْیَا بِسَلَاطِیْنَ وَ الْکَافِرِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الْمَسَاکِیْنَ

ترجمہ: دنیا سلاطین اور کافروں کے لیے ہے اور عقبیٰ متقین اور مساکین کے لیے ہے۔

❁ طَالِبُ الدُّنْیَا لَا یَکُوْنُ طَالِبُ الْمَوْلٰی

ترجمہ: طالبِ دنیا طالبِ مولیٰ نہیں ہوتا۔

دنیا کو بے حیا اور کم عقل کے سوا کوئی طلب نہیں کرتا اور دنیا اپنے طالب کو تب تک نہیں چھوڑتی جب تک اسے مصیبت میں مبتلا نہ کر دے۔

باب چہارم

ذکرِ نفی اثبات و ذکرِ ضربِ جہر و خفیہ کے بیان میں

جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ لَا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا (سورۃ الحج۔26)

ترجمہ: میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

❁ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورۃ البقرہ۔121)

ترجمہ: پس وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ذَرَّةٌ

ترجمہ: جس نے ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کے گناہوں میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

کوئی بھی دوسرا معبود، خالق، رازق، واحد، سمیع اور بصیر موجود نہیں ہے اس لیے مخلوق میں سے کسی دوسرے سے التجا کرنا اور کچھ حاصل ہونے کی امید رکھنا کفر و شرک کا موجب ہے۔ مگر یہ سمجھا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ ہی دیتا ہے اور اللہ ہی دلواتا ہے۔ طالبِ مولیٰ رزق کی وجہ سے بالکل پریشان نہیں ہوتا اور وہ تسلی و اطمینان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ (سورۃ فاطر۔5)

ترجمہ: بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

❁ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (سورۃ آلِ عمران۔194)

ترجمہ: بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

❁ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (سورۃ البقرہ۔152)

ترجمہ: پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

❁ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (سورۃ ھود۔6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) ایسا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ (کے ذمہ) پر ہے۔

❁ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ البقرہ۔212)

ترجمہ: اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

❁ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا (سورۃ فاطر۔2)

ترجمہ: اللہ انسانوں کے لیے اپنی رحمت میں سے جو کچھ کھول دے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

ترجمہ: جسے تو عطا کرے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اُسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کے دل پر نظر کرے تو دل میں موجود تمام خاروخس، خناس وخرطوم اور شیطانی وساوس، خواہشاتِ نفس اور خطراتِ نفسانی کو پہلی نظر میں جلا دے اور طالبِ مولیٰ کا قلب شیطان کی قید سے نجات پالے۔ اس کے بعد طالب کو تلقین کرے کہ:

❁ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔

جان لو کہ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں اور دن رات میں چوبیس ساعتیں ہیں اور آدمی بھی رات دن میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ کلمہ طیب کا ہر حرف ہر ساعت کے گناہوں کو اس طرح جلا دیتا

ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔ تلقین کا تعلق یقین سے ہے اور یقین تلقین سے حاصل ہوتا ہے۔ طالب نفی واثبات کا ذکرِ جہر تین ضربوں کے ساتھ اس طرح کرے کہ پہلی ضرب میں کہے:

❁ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (سورۃ الاحزاب۔ 70)

ترجمہ: اور صحیح اور سیدھی بات کرو۔

اور جذب کے ساتھ دل پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ایسی ضرب لگائے کہ اس ضرب سے دل میں مقامِ ازل کھل جائے اور طالب روشن ضمیر ہو جائے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دوسری ضرب سے مقامِ ابد کھل جائے اور طالب نفسانی احوال سے توبہ کر لے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تیسری ضرب سے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف ہو جائے جہاں اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب اور منصب ملتا ہے اور مکمل صراطِ مستقیم حاصل ہو جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ وصال پالیتا ہے۔ مرشد ہونا آسان کام نہیں بلکہ مرشد کی نظر میں عظیم اسرار ہوتے ہیں جن کے حصول کے لیے یکتا باخدا ہونا پڑتا ہے۔ ذکر حضوری کا نام ہے نہ کہ آہ وزاری اور خوف کا اور نہ سینہ چاک کرنے اور دوری کا۔ نہ مہجوری و مقہوری کا۔ ذکر یگانگی کا نام ہے نہ کہ بیگانگی کا۔ ذکر شہ رگ سے نزدیک تر ذات کی تحقیق کا نام ہے نہ کہ جدائی کا۔ ذکرِ جہر سے جوہر پیدا ہوتا ہے جس کا نام حق الیقین سے جمال کا مشاہدہ ہے۔ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا قول ہے:

❁ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ (الرسالۃ الغوثیہ)

ترجمہ: جس نے وصال حاصل کرنے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس تحقیق اس نے اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (سورۃ الحجر۔ 99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیں حتیٰ کہ یقین کو پہنچ جائیں۔

ذکر یقین کا نام ہے۔ جسے اللہ کے نام پر یقین ہو پس اسے اللہ کے نام سے منع کرنے والا بے دین

ہوتا ہے کیونکہ کوئی بھی دشمن کا نام نہیں لینا چاہتا۔ ذکر سے منع کرنے والا منافق ہوتا ہے یا کافر و حاسد۔ جو سچائی اور حقیقت کا نام جانتا ہو وہ دنیا یا نفس یا شیطان کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ ان بُرے ناموں سے ملال پیدا ہوتا ہے جبکہ اللہ کا نام لینے سے مسرت حاصل ہوتی ہے۔

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو پاک پروردگار کو پسند آ جائے وہ اگر مخلوق کو نہ بھی پسند ہو تو کیا ڈر!

فقیری کا تعلق سیّد یا قریشی یا مشہور ہونے سے نہیں بلکہ اس کا تعلق اللہ کی معرفت سے ہے۔ جسے اللہ چاہے عطا فرمائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآئَلُوْنَ (سورۃ المومنون۔101)

ترجمہ: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان اس دن نہ رشتے (باقی) رہیں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کا حال پوچھ سکیں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے۔

بیت:

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بر نیاورم

ترجمہ: میں بلبل نہیں ہوں جو شور مچاؤں اور دردِ سر کا باعث بنوں۔ میں تو پروانے کی طرح جلتا ہوں لیکن پھر بھی دم نہیں مارتا۔

کیا تو نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث نہیں سنی کہ:

❁ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

علما کی انتہا منطق و معانی کا ماہر ہونا ہے جو کہ فقرا کی ابتدا ہے۔ فقرا علم الف (یعنی اسم اللہ ذات) سے آغاز کرتے ہیں اور ان کی انتہا 'اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس' کا مرتبہ ہے۔ مصنف فقیر باھُوؒ کہتا ہے کہ اس کتاب میں بیان کردہ ہر علم و نکتہ میں نے کسی بھی دوسری کتاب سے درج نہیں کیا بلکہ حضورِ حق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے حاصل کیا ہے اور میں نے خود کو خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

❁ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (سورۃ الکہف۔ 10)

ترجمہ: اپنی رحمت سے ہمیں عطا فرما اور ہمارے کام میں راہنمائی مہیا فرما۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا یَسْمَعُ فِیْہِ غَیْرِہٖ

ترجمہ: وہ اس میں اس کا غیر نہیں سنتے۔

❁ مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ سِوَآئِہٖ

ترجمہ: جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ اس کے سوا کسی اور سے محبت نہیں کرتا۔

❁ اَخْرِجْ حُبُّ الدُّنْیَا عَنْ قَلْبِكَ

ترجمہ: اپنے قلب سے حبِ دنیا نکال دو۔

❁ تَرْكُ الدُّنْیَا وَاجِبٌ وَحُبُّ الْمَوْلٰی فَرْضٌ

ترجمہ: ترکِ دنیا واجب اور حبِ مولیٰ فرض ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا (سورۃ النبا۔ 35)

ترجمہ: وہاں یہ (لوگ) نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ (ایک دوسرے کو) جھٹلانا۔

﴿ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَجَعَلْنَا فِیْھَا نُوْرٌ

ترجمہ: اور جن لوگوں کے قلوب میں ایمان ہے اور ہم نے اس میں نور بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے دلوں کو ایمان سے سجایا اور ان دلوں میں نور داخل کیا اور اسی نور کی بدولت ذکرِ قلب غلبہ کرتا ہے اور زبان پر جاری ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ذکر خفی و جہر کے ایک ہی معنی ہیں جس کی بدولت ذاکر خود سے بے خود ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ ستر ہزار اور پچیس اسما ہیں اور ان اسمائے باری تعالیٰ کی مناسبت سے ذکر بھی ایک لاکھ ستر ہزار اور پچیس ہیں جو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے واضح اور روشن ہوتے ہیں۔ جب نظر مرشد کی بدولت اسمِ اللہ ذات تاثیر کرتا ہے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو اسمِ اعظم کے کمال کی بدولت ہے اور اسمِ اعظم وجودِ معظم کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتا۔

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَاِذْ جَاءَ الْجُوْعُ یَذْکُرُ اللّٰہَ وَاِذْ جَاءَ الْعُرْیَانُ تُلَذِّذُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: اور جب بھوکا ہو تو اللہ کا ذکر کرے اور جب ننگا ہو تو بھی ذکر کرے تا کہ ذکرِ اللہ میں لذت پائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَعْمَالُ ثَلٰثَۃٌ ذِکْرُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَ مَوَاخَاتُ الصَّلَاحِ مِنَ الْکِذْبِ وَ النِّفَاقُ مِنْ نَفْسِہٖ

ترجمہ: اعمال تین طرح کے ہیں: ہر حال میں ذکرِ اللہ کرنا، مواخات قائم کرنا اور کذب و نفاق سے اپنے نفس کو پاک کرنا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مشکل ترین کام یہ ہیں: اوّل ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا، دوم اپنے مومن بھائی سے صلح کرنا، سوم نفس سے نفاق کا خاتمہ کرنا۔ دائمی ذکرِ اللہ ہی نفاق کے خلاف اور نفس سے امان دینے والا ہے۔ جب ذکرِ زبان و قلب و روح ایک ہو جاتے ہیں تو ہر بال کو زبان

مل جاتی ہے جس کے باعث نفس دن رات جلتا ہے جبکہ روح کو حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ نفس پلید ہے جو کسی بھی شے سے پاک نہیں ہوتا نہ تلاوتِ قرآن سے نہ رمضان کے روزوں سے، نہ ریاضت وتقویٰ سے نہ علمِ مسائلِ فقہ سے، نہ حج سے اور مال کی زکوٰۃ سے سوائے ذکرِ دوام کے۔ ذکرِ دوام یہ ہے کہ دم بدم توحید میں غرق ہو کر خود سے بے خود ہوا جائے اگرچہ ظاہری طور پر عام لوگوں میں بیٹھے ہوں۔ ذکرِ دوام کا تعلق نہ قلب سے ہے نہ روح اور سرّ سے۔ یہ تو وجود میں ہر جگہ موجود ہوتا ہے جس طرح جان پورے وجود میں ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہر جگہ جاری رہتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَفۡضَلُ الۡعِبَادَۃِ ذِکۡرُ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: افضل ترین عبادت ذکرِ اللہ ہے۔

جان لو کہ گناہ کے وقت نفس کافر ہوتا ہے اور شہوت کے وقت حیوان، سیری کے وقت فرعون ہوتا ہے اور بھوک کے وقت دیوانہ کتا۔ عارفین کے نفس کی چار خصوصیات ہوتی ہیں: گناہ کے وقت وہ خبردار رہتے ہیں، بھوک کے وقت صبر کرتے ہیں، سیری کے وقت سخاوت کرتے ہیں اور شہوت کے وقت باشعور رہتے ہیں۔ جان لو کہ اگر نفس کو گناہ کے وقت کہا جائے کہ اے نفس! اللہ تعالیٰ حاضر ہے، تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے محروم رہو گے، اس کے علاوہ جان کنی کی تلخی، عذابِ قبر، منکر نکیر کے سوالات، آتشِ دوزخ میں جلنا، نیکی و بدی کو ترازو میں تولنا اور اعمالنامہ کی حقیقت، پلِ صراط سے گزرنا، لذتِ بہشت، علم کو وسیلہ بنانا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا یاد کروایا جائے تو ان تمام نصیحتوں کے باوجود نفس گناہ سے باز نہیں آتا سوائے مرشد کامل کی مہربانی سے۔ اسی لیے وسیلت فضیلت سے بہتر ہے۔ مرشد کے وسیلے سے مراد یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ظاہر باطن میں گناہوں سے باز رکھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

 ذِکۡرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَمَ الۡاِیۡمَانِ وَ بَرَاتٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ حِصۡنٌ مِنَ الشَّیۡطٰنِ وَ حِرۡزٌ

مِنَ النَّیْرَانِ

ترجمہ: ذکرِ اللہ ایمان کا عَلم، نفاق سے نجات، شیطان سے بچاؤ کے لیے قلعہ اور آگ سے بچاؤ کے لیے پناہ گاہ ہے۔

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَن عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَ مَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَّتَہٗ وَ اَنَا دِیَّتَہٗ

ترجمہ: جو میری طلب کرتا ہے پس تحقیق وہ مجھے پالیتا ہے اور جو مجھے پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو مجھے پہچان لیتا ہے اسے مجھ سے محبت ہو جاتی ہے اور جسے مجھ سے محبت ہو جاتی ہے وہ مجھ سے عشق کرنے لگتا ہے اور جو مجھ سے عشق کرنے لگتا ہے اسے میں قتل کر دیتا ہوں اور جسے میں قتل کر دوں اس کی دیت میرے ذمے ہوتی ہے اور اس کی دیت میں خود ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَ جَدَّ وَجَدَ

ترجمہ: جو کسی شے کی طلب کرتا اور اس کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ اسے پالیتا ہے۔

❁ اَلْمَوْتُ ثَلٰثَۃٌ مَوْتُ فِی الدُّنْیَا وَ مَوْتُ فِی الْعُقْبٰی وَ مَوْتُ فِی الْمَوْلٰی وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا فَقَدْ مَاتَ مُنَافِقًا وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی فَقَدْ مَاتَ زَاھِدًا وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی فَقَدْ مَاتَ عَارِفًا

ترجمہ: موت تین طرح کی ہے: دنیا کے لیے موت، عقبیٰ کے لیے موت اور مولیٰ کے لیے موت۔ جو دنیا کی محبت میں مرا پس تحقیق وہ منافق مرا اور جو عقبیٰ کی محبت میں مرا پس تحقیق وہ زاہد مرا اور جو مولیٰ کی محبت میں مرا پس تحقیق وہ عارف مرا۔

❁ جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃُ الذُّنُوْبِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَۃُ الْقَلْبِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَ نِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ

الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: آنکھ کا نہ رونا حرام رزق کے باعث ہے اور حرام رزق گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہے اور گناہوں کی کثرت دل کی سختی کی وجہ سے ہے اور دل کی سختی موت کو بھول جانے کی وجہ سے ہے اور موت کو بھول جانا دنیا کی محبت کے باعث ہے اور دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُہُمْ عَرْشِیَّۃٌ وَ اَبْدَانُہُمْ وَحْشِیَّۃٌ وَ ھِمَّتُہُمْ سَمَاوِیَّۃٌ وَ ثَمَرَۃُ الْمَحَبَّۃِ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَقْدُوْسَۃٌ وَ خَوَاطِرُھُمْ بَیْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَۃٌ وَ السَّمَآءُ سَقْفُھُمْ وَ الْاَرْضُ بَسَاطُھُمْ وَ عِلْمُ اَنِیْسُھُمْ وَ رَبٌّ جَلِیْسُھُمْ

ترجمہ: میرے وہ بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش کی مانند ہیں اور ان کے وجود (اس دنیا سے) وحشت کھاتے ہیں اور ان کی ہمتیں آسمانی ہیں اور ان کے قلوب میں محبت کا پاکیزہ پھل ہے اور ان کے خیالات مخلوق کے درمیان جاسوس کی مانند ہیں اور آسمان ان کی چھت اور زمین ان کا بچھونا ہے۔ علم ان کا مونس اور ربّ ان کا ہم مجلس ہے۔

❁ عِبَادِیَ الَّذِیْ اِیْجَادُھُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ اَنْبَتَتِ الْبَرَّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرَّ

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کے وجود دنیا میں بارش کی مثل ہیں۔ جب خشکی پر برستی ہے تو خشکی پر سبزہ اُگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی نکالتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے۔

باب پنجم

دعوت منتہی مردان شہسوار اور پلک جھپکنے میں مقصود و مطلوب تک پہنچنے کے بیان میں

تمام انبیا، اولیا، اصفیا اور مومن و مسلمان اہلِ قبور جو باطن معمور اور صاحب حضور ہوتے ہیں، کی ارواح کو مسخر کرنے کی شرح یہ ہے کہ اس کے لیے کسی قوت کی ضرورت نہیں بلکہ یہ غالب الاولیا کا کام ہے نہ کہ نفسانی مردوں کا۔ اسی طرح غوث، قطب، فقیر، درویش، شہید اور جانباز غازی کی قبر پر جا کر اُن سے ہمکلام ہونا آسان کام نہیں ہے۔ دعوت سے عظیم اسرار کھلتے ہیں۔ ہاتفِ غیبی کی آواز آتی ہے یا ارواح کی طرف سے دلیل حاصل ہوتی ہے یا اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا غیبی آواز آتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

جاننا چاہیے کہ سب سے پہلے صاحبِ دعوت کو چاہیے کہ دینی و دنیوی امور اور ہر پیش آنے والی مشکل یا ذکرِ اللہ کے شغل یا مجلسِ محمدیؐ میں داخل ہونے کے لیے رات کے وقت صاحبِ جلال کی قبر جو تیغ برہنہ کی مثل ہے، کے نزدیک جائے مثلاً غوث، قطب، کامل درویش، فقیر صاحبِ عظمت کی قبر۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ

ترجمہ: بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے قبر کے نزدیک جا کر اذان دے اور اہلِ قبور کی ارواح کو قید کر لے اور گھوڑے کی مثل اس قبر پر سوار ہو جائے اور کہے:

یَا عِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ وَحْدَانِیَّتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَ بِحُرْمَتِ مُحَیُّ الدِّیْنِ قدس سرہٗ العزیز عارف باللہ

ترجمہ: اے اللہ کے صالح بندو! اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لیے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حرمت اور عارف باللہ محی الدین قدس سرہٗ العزیز کی حرمت کے واسطے مسخرات کے لیے حاضر ہو جائیں۔

اور ایک چھری ہاتھ میں لے اور جو کچھ قرآن سے یاد ہو پڑھے یا سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین پڑھے۔ تاہم یہ دعوت باطنی قوت سے پڑھی جاتی ہے جو کارآزمودہ ہی کرتا ہے جو دعوت میں کامل عامل ہو کیونکہ اُسے حصار باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے نہ رجعت، مؤکلات اور غیب کا خوف ہوتا ہے وہ صاحبِ لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ (نہ خوفزدہ ہو اور نہ غمزدہ) ہوتا ہے جو جمعیت کی خاطر یہ دعوت پڑھتا ہے اور کسی چیز سے غمزدہ نہیں ہوتا۔ جب وہ تنہا یہ دعوت شروع کرتا ہے تو شروع کرتے ہی عرش و کرسی اور لوح و قلم تک فوراً پہنچ جاتا ہے۔ اس دعوت سے کوئی بھی دعوت افضل نہیں۔ ذکر اور دعوت سے جب تک وجود نور نہ ہو جائے اور ذکر کے ذریعے اہلِ دعوت سے ملاقات اور عہد و پیمان نہ ہو جائے یقیناً ابھی تک اسے نہ ذکر سے آشنائی ہے نہ دعوت سے۔ یہ دعوت صاحبِ نقش و علمِ جفر دونوں پر غالب ہے۔ صاحبِ دعوت صاحبِ فتح ہوتا ہے۔ اس راہ کا تعلق کشف و کرامات اور مقامات سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ صاحبِ ذات و صاحبِ اسمِ فقر فنا فی اللہ سے حاصل ہوتی ہے جو تمام برکات کا مجموعہ اور صاحبِ استقامت ہوتا ہے اور عین ذات تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم و اجازت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے روحانی قبر سے

ایسے باہر نکل آتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے یا زمین سے باہر آتا ہے۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کا حکم فرمایا کرتے تھے (اور مردہ زندہ ہو کر ہمکلام ہوتا ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کرم سے روحانی ہمکلام ہوتو اس سے عہد لے کہ جس جگہ اسے طلب کیا جائے گا حاضر ہو جائے گا اور الہام سے وہ سب اطلاع دے گا جس کا دعوتِ قبور کے دوران تذکرہ ہوا ہوگا۔ اس دعوت سے سخت تر دعوت کوئی نہیں۔ جو اسے جانتا ہے اس سے خبر حاصل کرتا ہے جس کی بدولت زیر وزبر کی کوئی بھی حقیقت اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ لیکن یہ دعوت پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ دعوت پڑھنے والا صاحبِ دل ہو جس میں نہ خطرات ہوں نہ چوں وچرا۔

بیت:

بر زبان اللہ در دل گاؤخر

این چنین تسبیح کی دارد اثر

ترجمہ: جب زبان پر اللہ کا نام لیکن دل میں غیر اللہ ہوں تو ایسی تسبیح کا کیا اثر ہوگا۔

مرشد کامل اور صاحبِ دعوت عامل منتہی وہ ہے جس کی ابتدا و انتہا ایک ہو اور وہ طالب مولیٰ کو حرفِ اعظم عطا کرے جو تیس حروف کے درمیان پوشیدہ ہے یا اسمِ اعظم جو ننانوے اسمائے باری تعالیٰ میں پنہاں ہے اُسے عطا کر دے۔ حرفِ اعظم و اسمِ اعظم کے بغیر طالب کا کام اپنے انجام کو نہیں پہنچتا اگرچہ ریاضت کرتے ہوئے تمام عمر ضائع کر دی جائے اور وقتِ مرگ اسے افسوس ہوگا اور جو طالب مرشد سے ظاہر و باطن میں قوت ونصیب نہ حاصل کر سکے وہ مرشد خام و ناتمام ہے۔

بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار

غوث و قطب مرکب اند تہ زیر بار

ترجمہ: میں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ غوث وقطب زیرِ قبر میری سواری ہیں۔

چالیس چلوں کی ریاضت سے اولیا اللہ کی قبر کی ایک رات کی ہمنشینی بہتر ہے کیونکہ وہ صاحبِ

تصرف ہوتا ہے اور صاحبِ تصرف اسے کہتے ہیں جس کے دروازے پر مشرق سے مغرب تک کے آدمی وحیوانات حاضر ہوتے ہوں اور ہفت اقلیم ظاہر و باطن میں اس کے حکم اور تصرف میں ہوں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

بدانکہ چند کلمات مقامات از کشف کرامات درجات تحقیقات مشاہدات تجلیات صفات ذات توحیدات فقیر مبتدی و متوسط و منتہی علم الیقین تزکیۂ نفس عین الیقین تصفیۂ قلب حق الیقین تجلیۂ روح فنا فی اللہ تجلیۂ سِرّ بقا باللہ خواص اسرار الہام وھم دلیل ذکر فکر قرب وصال مستی حال احوال حضور مذکور محاسبہ مراتب ادنیٰ و اعلیٰ صغریٰ و کبریٰ استدراج شرک و کفر خطرات نفسانی معصیت شیطانی قبض و بسط جذب مشاہدہ حیرت عبرت شوق اشتیاق دعوت سلک سلوک سالک مجذوب سالک موصول واصل شریعت طریقت حقیقت معرفت صحو سکر طیر سیر برزخ اسم اللہ فنا فی اللہ، اسم برزخ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فنا فی ھو و اسم فنا فی الفقر برزخ تصورات فنا فی الشیخ تصور تصرف حقائق طالب مرشد پیر مرید۔ ہر یکی را بموافق نص حدیث و راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و شرع شریف تحقیق و امتحان نمودہ کہ درو ہیچ خلاف ولاف نیست۔ صاحب تصنیف باھُوؒ مع ھو دُر معانی غواص لامکانی ابن محمد بازیدؒ عرف اعوان در زمان حضرت سلطان بادشاہ خلائق پناہ محی الدین اورنگ زیب بادشاہ غازی، عادل، بادل، زاہد، عابد، واقف اسرارِ ربانی، آگاہ علمِ سبحانی، این کتاب را خطاب ''نورالہدیٰ'' نہادہ شد۔

ابیات:

ہر کتابی نکتہ از نور الہدیٰ ہر حرف اسرار سرّی از خدا
در مطالعہ دار دائم صبح و شام عارف باللہ شوی واصل تمام
با تو گویم یاد داری بالیقین اسم اللہ کن تصور عین بین
اسم اللہ راہ رہبر پیش تو اسم اللہ بس ترا دیگر مگو

اسم اللہ را بدر دل نقشبند	با تو گویم بشنوی ای ہوشمند!
از ہمہ بیگانہ و بدنام شو	در بحر دل غوطہ خور گمنام شو
از خلق خلقی نہ خلل و نہ خطر	خلق انسان دیگر ایشان گاؤخر
مردہ دل دیوانہ شیطان رجیم	ہمنشین شیطان مشو ای دل سلیم!
از ہمہ بگریز چون تیر از کمان	تا شوی از شر شیطان در امان
ماسویٰ اللہ از دل خود دور کن	ذکر فکر و خلوت پُرنور کن
تا توانی ہمنشین درویش باش	در محبت عاشقی دل ریش باش

قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

بیت:

پنج باب است پنج گنج این کتاب	ہر کہ این را خواند واصل شد جناب

کہ روندگان راہ غلط نہ خورند و در گمراہی نیفتند۔ اگر در باطن دلیل و تمثیل نبویؐ نبود ی روندگان راہ معنی ہمہ کافر شدندی۔ قال علیہ السلام كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِّظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ ط قال علیہ السلام كُلُّ طَرِيْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِىَ زَنْدِيْقَةٌ ط پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود راہی را کہ ردّ کند شریعت آن راہ کفر است۔ این نسخہ محک علما و الفقرا و درویش و شیخ و مشائخ و پیر کامل و ناقص است طالب پختہ و خام ہر یکی را شرح علیحدہ علیحدہ نماید۔

ای صاحب توفیق رفیق حق باید دانست کہ فقیر دو قسم است یکی صاحب ریاضت دوم صاحب اجازت۔ صاحب ریاضت آنست کہ قائم اللیل و صائم الدھر باشد تا از ریاضتی روز بروز راز ربوبیت و مشاہدہ لامکانی ہویت و صحبت بہر روحانی انبیا و اصفیا و اولیا اہلِ اللہ و مومن مسلم و مراتب غوث و قطب و درجات طبقات نہ نماید آن ریاضت راہزن است معلوم شد کہ طالب ببادیہ ضلالت عزّ و جاہ است۔ بشنو ای زاہد بہشت مزدور باز ہد و ریاضت ہوائی نفس مغرور! این دو چیز فقیر فنا فی اللہ را باید ضروری یکی قرب وصال اللہ حضور دوم دعوت تسخیرات ارواح اہلِ قبور فقیر لایحتاج گردد و از ہیچ کس نہ لرزد۔

بیت:

اسم اللہ می برد مارا حضور	مشکل آسان میشود ز اہلِ قبور

پیری کہ خام از باطن ناتمام۔ قال علیہ السلام اَلسُّكُوْتُ حَرَامٌ عَلٰى قُلُوْبِ الْاَوْلِيَآءِ ط قولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط دوم فقیر صاحب اجازت آنست کہ کن فیکون آنرا شان است۔ ہر چیزی را کہ بگوید شو باِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى شود۔ قال علیہ السلام لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ ط قولہ تعالیٰ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ط شان

اوشان است۔ از چہل چلہ ریاضت بہتراست یک سخن فقیر صاحب اجازت۔ مرشد کامل و پیر مکمل عارف باللہ مرشد کامل فنافی اللہ آنست اگر طالب اللہ را ریاضت کناند سالہا سال واگر عطا ساز د لطف فیض بخش کند طرفۃ زد بوصال۔ ہر کرا بنواز د بیک نظر مرتبہ برابر خود ساز د۔ بشنو! شہباز سبحانی در خانۂ مگس و ماکیان نگنجد۔ مجاہدہ آنست کہ باشد مشاہدہ والاّ بی فائدہ۔ خاص ریاضت آنست کہ بحکم اجازت مرشد مربی۔ تشنگی و گرسنگی و خطرات غیر سوی اللہ ہمہ از دل برخیزد، چنانچہ اہل اللہ را خوردن مجاہدہ و خواب استغراق حضور مشاہدہ نماید۔

ریاضت دو قسم است یکی بانفس فنا، دوم ریاضت بجہت نام و ناموس و رجوعاتِ خلق بانفس و ہوا مستی زلف خال، قیل و قال، حسن و عشق، سرود و سماع، دیوانگی و سرو پابرہنگی، ریش تراشیدن و آہ کشیدن بگریہ و پارچہ دریدن و بہر سُو دویدن و شراب نوشیدن و تارک الصلوٰۃ۔ این ہمہ نشان مرشد خام و طالب ناتمام است۔ و طالب اللہ باین شرائط موصوف کہ اوّل حافظ قرآن، دوم فضیلت تمام، سوم حوصلہ وسیع، چہارم از ہر علم باخبر، پنجم صاحب دانش آثار والاّ نہ جاہلان ہزاران ہزار بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل۔ این کار طالب العلم بجز امتحان نشود طالب مولیٰ و اگر شود از ہمہ فعلہ اولیٰ۔ حدیث اَلْجَاهِلُ كَجُعَلٍ يَمُوْتُ فِيْ فِعْلِهٖ؎ حدیث اَلشَّئُ شَيْئٌ وَ الْجَاهِلُ لَيْسَ بِشَيْئٍ؎ قولہ تعالیٰ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ؎ قولہ تعالیٰ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ؎ حدیث حَيَاتُ النَّاسِ بِالرُّوْحِ وَ حَيَاتُ الرُّوْحِ بِالْعَقْلِ وَ حَيَاتُ الْعَقْلِ بِالْعِلْمِ؎ علم اگر بر نفس زند مار بود و اگر بر روح زند یار بود و عالم آنست کہ حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند۔ حدیث خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدَرَ؎

علم دانی چیست؟ رفیق انیس زاہد بی علم ابلیس۔ علم مونس جان است زاہد بی علم شیطان است۔ حدیث مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جُنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا؎ فقیریکہ موافق علم نباشد شیطان است۔ حدیث قدسی لَمْ يَتَّخِذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا؎ علم عین است و عین دانش را گویند۔ ہر کہ از اللہ تعالیٰ غافل و بی ترس و مردہ و سیاہ دل و طالب دنیا رو خجل از حق دور شان اگر چہ تمام تحصیل علم دارد بخیل بی دانش است۔

بیت:

ہر چہ خواہی خوانی و از علم اللہ بخوان — اسم اللہ با تو ماند جاودان

حدیث قدسی: وَ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ شَكَرْتَنِيْ وَ اِذَا نَسِيْتَنِيْ كَفَرْتَنِيْ؎

بیت:

کسی کو غافل از وی یک زمان است — در آندم کافر است امّا نہان است

حدیث اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ وَ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ؎ مرشد کامل آنست کہ از و اوّلاً بیک نظرش چہار علم واضح و روشن شود چنانچہ حضرت آدم را قولہ تعالیٰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا؎ ہر گاہیکہ علم کل رُخ نماید و خبر خود علم

دروی درآرد چون اوّل علم تکبیر، دوّم علم تاثیر، سوم علم اکسیر، چہارم علم تفسیر۔

بیت:

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست ہیچ تفسیری بہتر از تاثیر نیست

چون اسم اللّٰہ طالب اللہ را در وجود ذات جاری شود طالب اللہ عارف گردد۔ حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ ؕ پس از عارف باللہ ہیچ چیز پوشیدہ نیست آنچہ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ است۔ این شرف محمدیؐ است۔ عیب مدار و روی بسوی اللہ آر۔ قولہ تعالیٰ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ اگرچہ طالب اللہ را ظاہر علم نباشد و تابع علما باشد۔

حدیث اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ ؕ فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تعلیم کرد مرا پروردگار خود۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ؕ قولہ تعالیٰ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ کسی را کہ ذکر اسم اللّٰہ در وجود جاری گردد و قرار گیرد، اوّل آنرا علم لدنی بکشاید قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؕ برکت اسم اللّٰہ و اسم اعظم۔ قولہ تعالیٰ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ؕ قولہ تعالیٰ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؕ

مرشد آن باشد کہ طالب اللہ را بی ذکر و بی فکر و بی مجاہدہ و ریاضت از راہ برزخ اسم اللّٰہ و یا از راہ باطنی و یا ہمنشینی قبر اولیا اللہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدخل حضور پُرنور مشرف و معزز گرداند و مشکل آنرا از حضور آسان و دور بکناند۔

حدیث اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ ؕ ہر کہ بحضور حیات النبیؐ شک آرد کافر گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ؕ پیر آنرا گویند کہ بپایی پیروی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور رساند۔ ہر کہ بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسید عیب مدار۔ این سنت عظیم و صراط المستقیم است۔ جز بدین این معائنہ طالب و مرید اعتقاد درست نیارد۔ حدیث اَلْمُرِيْدُ لَا يُرِيْدُ ؕ و طالب اللہ در طلب مقام روح توحید و مرشد در طلب دنیا نفس پلید مجلس راست نیاید و مرشد و پیر کامل مانند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است و ناقص پیر و مرشد مثل شیطان است۔ عمر ضائع مکن و راہزن پیر و مرشد کہ بہ این طور توفیق ندارد لائق ارشاد نیست۔ از آن بہتر است راہزن۔

ابیات:

علم را آموز اوّل آخر اینجا بیا جاہلان را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

علم حق نور است روشن مثل او انوار نیست علم باید با عمل بی عمل جز خر بار نیست

قولہ تعالیٰ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ سبیل اللہ نہ تعلق بعلم دارد نہ بجہل۔ آن محض محبت خاص با اخلاص چنانچہ سگ اصحاب کہف، اگر بعلم بودی بلعم باعورا و اگر بطاعت بودی ابلیس مہجور کسی کہ ہر دو جہان در مشت آنرا چہ حاجت

خواندن ونوشتن وقلم گرفتن بانگشت۔

بیت:

علم نحو و صرف خوانی فقہ خوانی یا اصول جز وصال حق تعالیٰ دور مانی ای جہول

علم فضیلت بسیار وصاحب تقویٰ بیشمار۔ خداپرست کم کس ونفس پرست ہمہ کس۔ پس ای فرزند آدم! از سگ کمتر مباش۔ قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ط بنابرآن کسی کہ ہفت روز خدمت فقیر عارف باللہ باعتقاد درست کند بہتر از عبادت ہفتاد سال چراکہ ازفقیر دو مقام حاصل شود مقام يَعْبُدُوْنَ وَيَعْرِفُوْنَ ط حجت من قرآن است وحجت جاہل کفار شیطان است، بدانکہ طالب العلم در علم اسیر است اگرچہ صاحب تفسیر است۔ وہیچ جاہل ابلیس نہ شد وہیچ عالم عامل خبیث نگشت۔ علم سہ حرف است وحلم سہ حرف است وعمل سہ حرف است۔ مجموعہ نہ حروف شدند وجود را محمود صفت گردانند و باانوار ایمان منور سازند وراہ فقر محمدیؐ جز فقیر محمود ہ نکشاید۔ حدیث اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ ط

بیت:

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر کی بود بی شیر مسکہ کی بود بی پیر پیر

چون طالب اللہ باللہ یکتا شود دوئی از میان برخیزد وفقر فخر محمدیؐ رخ نماید وہمہ پردہ بکشاید۔

فقیر بر شش قسم است۔ اول فقیر توفیقی۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ط دوم فقیر طریقی، سوم فقیر تحقیقی، چہارم فقیر زندیقی، پنجم فقیر تفریقی، ششم فقیر حقیقی کہ آن سلطان الفقر است۔ بجز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر ہیچ کس نہ دیدہ۔ ہرکہ بیند برفاقت وکرم ایشان بیند وآنکہ ازمتابعت ایشان خلاف کند در ہر دو جہان پریشان شود کہ فقیر بمثل نگینہ در ہر دو جہان چون خاتم۔ فقیر را بیند بینا چہ بیند نابینا۔ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالْفَقْرُ مِنِّيْ ط

کسی را کہ بمقدار حبہ حُبِ دنیا در دل باشد خدانخواستہ کہ آن را حق حاصل باشد وطالب واصل۔ وہرکہ دعوی کند کہ مراد ین و دنیا ہر دو عطا است غلط گوید خطا است۔ حدیث حُبُّ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ لَا يَسْعَانِ فِيْ قَلْبٍ كُلُّهَا كَالْمَآءِ وَالنَّارِ فِيْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ ط

بیت:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

دولت بزرگان دادی نعمت بخران من امن امانیم تماشا نگران

حدیث اَلدُّنْيَا مَنَامٌ وَالْعَيْشُ فِيْهَا اِحْتِلَامٌ ط

باب اوّل

درذکر مدینۃ القلب ومذہب وراہ راستی متابعت شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بدانکہ قلب مثل خانہ وذکر اللہ مانند فرشتہ وخطرات وحب دنیا چون سگ وسگ درخانہ کہ فرشتہ در آن خانہ در آید۔

حدیث لَا یَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ بَیْتٍ فِیْہِ الْکَلْبُ ؎

بیت:

دل یکی خانہ ایست ربانی خانۂ دیو را چہ دل خوانی

حدیث اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ ؎ ذکر قلب لائق مردار خوران وسگان نیست۔

حدیث اَلذِّکْرُ شَیْئٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ ؎

بیت:

دل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتان بیت المقدس است مکن جای بتگران

باید دانست کہ اکثر مردم خود را ذاکر قلبی گویند کہ جنبش دل را قلب دانند و دم را بند کنند و دل را زیر و بالا کشند ومیگویند کہ این حبس است۔ دروغ گویند کہ این حبس نیست عبث است اگر چہ قلب در جنبش در آید و تحرکات بہ ہمہ اعضاو ہر رگ و موی وگوشت و پوست ومغز واستخوان بذکر اللہ ہر یک اللہ اللہ بجہر زبان بکشاید ہیچ فائدہ نیست و این را ذکر قلبی نگویند این تپ لرزہ از گرمی ذکر است اگر چہ باشد دوام کہ بی مشاہدہ ناتمام است۔ قلب را شناختن نہ آسان کار۔ در قلب عظیم ولایت تماشائے اسرار تا آنکہ در قلب ذوق وشوق ومحبت الہی ساکن نشود و مقام قولہ تعالیٰ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ ؎ حدیث وَ رَأَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ ؎ معرفت وصال، قرب ضمیر، نظر ظاہر و باطن، تجلیات حضور ذات مشاہدات ہمیشہ رخ نہ نماید و الہام لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ؎ بگوش خود نشنود، مقامات از الہی دہ لک وہفتاد وہفت ہزار بلکہ بیشمار وسیع از چہاردہ طبق کہ در قلب است، انوار الخزائن نکشاید وچشم ظاہر باطن یکی نگردد آنرا ذکر قلب نتوان گفت۔

بیت:

خلق را طاعت بود از کسب تن عارفان را ترک تن طاعت بود

چرا کہ تن وطاعت تعلق با عمال ظاہر جوارح دارد وقلب ازین فارغ است۔ای مردک !سعی بکن تا از مرتبۂ مردک بگذری و بمرتبۂ مرد رسی۔مردک کدام است؟ مرد کدام؟ بدانکہ مردک میان ورزہ در میدان مجاہدہ کہ تیغ بدست گرفتہ بمحاربہ باعداء اللہ کہ نفس وشیطان است ومرد آن است کہ بی مجاہدہ فتح القلب بہ تیغ توحید بیک مرتبہ سر اغیار را بردارد و از تشویش محاربہ آسودہ گردد یعنی استقامت بہ از کرامت ومقامت ۔واکثر مردم میگویند کہ سرود زیادہ کنندہ ذکر قلب است ۔دروغ گویند وحق نہ جویند۔قلب ایشان بی معرفت وسلب باطل طلب نہ این طائفہ ابتدا دارد نہ انتہا۔اہل بدعت دور از خدا۔چرا کہ سرود وسماع ورقص از راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرع شریف بر عکس۔صاحب قلب عارف باللہ را کہ در بحر مکاشفہ مستغرق باللہ کہ آنرا ہیچ آواز خوش نیاید اگرچہ بمثل حنجر داؤدی باشد،زیرآنکہ سرود تعلق بظاہر دارد وقلب تعلق بہ باطن،چرا کہ ابتدای سرود بکفر است ورسم رسوم کفار اہل زنار کہ در بتخانہ پیش بتان سرود می کنند۔و انتہای سرود دجال۔

بیت:

گر سرود بر دلت ہست سر نفس و ہوا　　　　این ہوا را ای برادر کی خدا دارد روا

بدانکہ وقت شروع تلاوت قرآن وذکر رحمٰن واذان ونماز وروزہ رحمت اللہ نازل میشود ودر ہنگام سرود وکفر وبدعت و زنا وشراب اُم الخبائث و بازی وآنچہ منہی است نزول لعنت اللہ شود پس مجلس اہل رحمت اللہ وطایفہ علیہ اللعنۃ اللہ راست و درست نیاید۔این فقیر از کمال روی حکم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب میگوید نہ از راہ حسد وکینہ۔ حدیث اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ آنکہ خاموشی بود از گفتن حق بکسی آن شیطان است اخرس کہ چون حسن پرست خد وخال محروم از جمال وصال نظارہ بین و دورتر است از مقام حق الیقین ہنوز خام وناتمام وہوا پرست و باخودی خود مست باشد۔ومدخل شدن بولایت دل از کدام راہ راست؟ وآن رہنما چگونہ است؟ اوّل برزخ اسم اللّٰہ دوم نظر مرشد عارف باللہ باید کہ از تصور اسم اللّٰہ ونظر مرشد فنافی اللہ ہیچ چیز پوشیدہ نماند آنچہ مقامات ذات وصفات درجات است وعارف باللہ کرا گویند؟ یعنی مرشد کامل چہ معنی دارد؟ کہ از ظاہر و باطن باز دارد طالب اللہ را از نافرمودۂ خدا تعالیٰ کہ یُحْیِ السُّنَّتَ وَیُمِیْتُ الْبِدْعَتَ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ کل وجز در تصرف او باشد۔پس صاحب قلب را چہ احتیاج ذکر وفکر بود۔کسی کہ صاحب حضور پر نور پیوستہ مسرور، باطن معمور صاحب مغفور است۔این مراتب فقیر مالک الملکی نہ انجا عقل گنجد ونہ تدبیر مرتبۂ او اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس بجہت ذکر قلب دم بستن رسم رسوم کفار اہل زنار کہ از کار ایشان ہزاران ہزار استغفار۔این طریقۂ گاؤ عصار دورتر از قلب ذکر اللہ پروردگار۔طالب دنیا خوار برونباید آوردن اعتبار۔چنانچہ در طریقۂ ایشان فرمودہ وامتحان نمودہ کہ روزہ نفل داشتن صرفۂ نان است ونماز نفل گذاردن کار بیوہ زنان است وحج نمودن تماشا سیر جہان است و دل بدست آوردن کار مردان است۔

جواب مصنف قدس اللہ سرّہٗ العزیز کہ ایشان دل ندارند روسیاہ غافل اہلِ خجل۔ دل بدست آوردن کار مشکل، روزہ نفل داشتن پاکی جانست ونماز نفل گذاردن خوشنودی رحمٰن است وحج رفتن سلامتی ایمان است۔ قولہ تعالیٰ وَ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وہر کہ از عبادت ربانی مانع شود شیطان است۔ فقیر باھُوؒ میگوید کہ دل بدست آوردن کار خامان است و در کشف کرامات ماندن کار نا تمامان است و از خود فانی گشتن وعین شدن کار مردان است۔ قلب عین را گویند کہ جز عین دیگر ش را صاحب قلب نہ جویند۔ حدیث غَمِّضْ عَيْنَكَ اَسْمِعْ فِيْ قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ چنانچہ مضغہ گوشت زبان ہمچنان مضغہ گوشت قلب۔ چون روزن قلب وا شود، چشم قلب روشن ضمیر گردد وقلب در جنبش باسم اللہ بجہر ذکر اللہ درآید خود سامع و دیگران مسموع۔ اوصاف نور اللہ شوند و ذمیمہ بدخصالت حُبِّ دُنیا وغیر ماسوی اللہ ہمہ برخیزد و از سرتا قدم بذکر اللہ۔ کسی را کہ مدینۃ القلب حاصل شود برزخ اسم اللہ بر دل منقش با تصور صورت اسم اللہ درست بہ بیند۔ و از اسم اللہ کہ چہار حروف است ہر چہار دریا روان شود یکی دریای عشق ومحبت الٰہی دوم دریای ترک سوم دریای نسیانی علم۔ قولہ تعالیٰ وَ اذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ ؕ چہارم دریای ہشیاری، غفلت وخواب از و برخیزد۔ حدیث تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ؕ حدیث لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ ؕ

قلب را پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قلزم خطاب دادہ اند۔ بدانکہ در قلب دہ باغ اللہ تعالیٰ آفریدہ است۔ حدیث عَشَرَ بَسَاتِيْنَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اول باغ توحید، دوم باغ شریعت، سوم باغ صبر، چہارم باغ توکل، پنجم باغ ذکر، ششم باغ فکر، ہفتم باغ معرفت، ہشتم باغ مذکور، نہم باغ قرب حضور، دہم باغ وصال۔ طالب اللہ را باید کہ ہر صبح وشام با نفس خود تفحص کند۔ ہر جائیکہ در باغ شرک وکفر و بدعت وغفلت و جہل وحرص وحسد وکبر و بخل ور یا باشد از بیخ برکند وطالب اللہ یحی القلب ومیمت النفس گردد و چہار مرغ را باید کشت بموجب این آیۃ زاغ حرص، خروس شہوت، کبوتر ہوا، طاؤس زینت۔

بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دوئم و از دوئی بگذشتم و یکتا شدم

قولہ تعالیٰ وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ؕ

بیت:

دلی زندہ شود ہرگز نمیرد دلی بیدار شد خوابش نگیرد

درین مقام صاحب قلب را مشاہدہ مدام وحضوری تمام فی الدارین گردد آن را حیات وممات یکی، گرنگی وسیری یکی، خواب وبیداری یکی، مستی وہشیاری یکی، گویائی وخاموشی یکی۔ دل لباس اسم اللّٰہ بپوشد وخون جگر نوشد وسر از قلوب ظہور وذاکر نور منور گردد۔ حدیث قدسی اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان — کہ میگردد الف در بسم پنہان

قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ نور بنور رسد۔ حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

ابیات:

ازان حرفی بشرف مصطفیٰ است — کہ بیرون از کتب سر اللہ است

نہ در لوح و قلم نہ عرش و کرسی — کہ در دل تست پیدا از کی پرسی

قولہ تعالیٰ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ قولہ تعالیٰ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

رباعی:

حرفی کہ راہ بدوست بُرد در کتاب نیست — اینہا کہ خواندہ ایم ہمہ در حساب نیست

گر دل عنان صحبت جانان گرفت یافت — عمریکہ پای رحلت اُو در رکاب نیست

زاہد از مدرسہ اسرار معرفت مطلب — کہ نکتہ دان نشود کرم گر کتاب خورد

جواب مصنف:

سر از معرفت قرآن درس اعلیٰ — بسبقی داد مارا حق تعالیٰ

نہ آنجا کاغذ و قطرہ سیاہی — سراسر وحدتش سر الٰہی

چون خواہی مونس بس اسم اللّٰہ — خطی در کش بگرد ماسویٰ اللہ

چہ حاجت کرم خوردن نکتہ دانی — کہ عاشق غرق وحدت لامکانی

غرق وحدت برسہ قسم است: یکی در وصال بمثل فانوس خیال دوم غرق بعین جمال سوئم غرق پیوستہ فنافی اللہ ذات لازوال۔ درین راہ دل باید ثابت دلیل، نظر منظر در رب جلیل۔ کعبۂ آب وگل بجہت طواف کعبۂ جان ودل کہ آن ساختہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ واین یعنی دل کعبہ ساختہ رب جلیل است چنانچہ پیشوائی بی بی رابعہؒ آمدہ۔

بیت:

دل کعبۂ اعظم است ازان کعبۂ آب وگل — سہ صد طواف آنکہ کند گرد اہل دل

اہلِ دل را بجہت کار دینی و دنیاوی از سہ چیز مقصود رسد یکی وھم دوم الہام سوم توجہ۔

باید دانست کہ بر دل آدمی دو لک ہفتاد ہزار بلکہ بیشمار زنار زیان کار است۔ ہفتاد ہزار زنار از حرص و ہوا و ہفتاد ہزار زنار از حسد و کبر و ہفتاد ہزار زنار از عجب و ریا و این زنار نہ گسلد بعلم و ریاضت و مسائل فقہ و وظائف و ورد و تلاوت قرآن شریف و نہ بصوم و صلوٰۃ و نہ بحج و مال زکوٰۃ جز اسم اللّٰہ ذکر اللّٰہ و مرشد کامل و نظر عارف باللّٰہ۔ قولہ تعالیٰ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؕ قولہ تعالیٰ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ؕ یعنی ای محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم! سینہ تو بشگافتیم و آنچہ غل و غش بود بدر کشیدہ یم وصاف ساختیم۔

قولہ تعالیٰ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ

حدیث اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ ؕ

قولہ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ؕ

حدیث اَلْقَلْبُ ثَلَاثَةُ اَنْوَاعٍ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالدُّنْيَا وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰى وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰى وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالدُّنْيَا فَلَهُ الشِّدَّتُ وَ الْبَلَاءُ وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰى فَلَهُ الْجِنَانُ الْعُلٰى وَ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰى فَلَهُ الدُّنْيَا وَ الْعُقْبٰى وَ الْمَوْلٰى ؕ حدیث قدسی: طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ طَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ ؕ

حدیث: اَلْقَلْبُ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ سَلِيْمٌ وَ قَلْبٌ مُنِيْبٌ وَ قَلْبٌ شَهِيْدٌ وَ قَلْبٌ سَلِيْمٌ فَهُوَ الَّذِیْ لَيْسَ فِيْهِ سِوَى اللّٰهِ وَ قَلْبٌ مُنِيْبٌ فَهُوَ الَّذِیْ لَيْسَ اَنَابَ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اللّٰهُ وَ قَلْبٌ شَهِيْدٌ فَهُوَ الَّذِیْ فِیْ مُشَاهَدَةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ قولہ تعالیٰ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ؕ

صاحب قلب ما سوی اللّٰہ نہ بیند حدیث عَيْنَانِ تَزْنِيَانِ

و اکثر علما می گویند کہ درین زمانہ ہیچ کس فقیر صاحب ارشاد لائق تلقین و ہدایت اللّٰہ نماندہ۔ علم مسائل را گیرند وسیلہ غلط گویند۔ جائیکہ علما طالب المولیٰ صاحب دانش ناظر اند فقرا صاحب ہدایت اللّٰہ حاضر اند چرا کہ روز یکہ برزمین ایشان نباشد فرشتگان زمین بیند از ند۔ اہل روایت در طلب ہدایت باید کہ علما عامل زندہ دل صاحب ذکر است باشد فقیر کامل۔

حدیث اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ وَ كُلُّ نَفَسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ مَيِّتٌ ؕ

بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ | کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؒ

جواب مصنف:

بسی صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی | کہ دمی نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانیؒ

ہر کہ در طلب زندہ دم وثابت قدم در طلب رزق و بہشت است در طلب او ہیچ فائدہ ندارد۔ و ہر کہ در طلب دوست ہر دو جہان در طلب اوست۔حدیث مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ حدیث فُؤَادُ قَلْبِیْ نَارٌ لِلْجَحِیْمِ ھُوَ فِیْ بَرْدِھَا۔ دلی کہ بآتش عشق نسوخت آتش دوزخ بر وا فروخت۔حدیث اَجْسَامُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَ قُلُوْبُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ صاحب قلب آنست کہ نان این جہان میخورد و کار آن جہان میکند۔

باب دوم

در ذکر اسم اللہ و مقام فقر فنافی اللہ

بدانکہ برزخ حجاب پارہ کنندہ وطرفہ زد بوحدت حق رسانندہ اسم اللہ است۔ وجود طالب اللہ مثل طلسمات ہیچ کس نتواند چنانچہ وجود آدمی مانند معمّٰی است۔ پس صاحب معمّٰی را باید چنانچہ اسم و مسمّٰی یک شود صاحب معمّٰی کامل گردد۔ کامل آنست کہ اسم اللہ را بنماید چون آئینہ کہ ہژدہ ہزار عالم بلکہ کل مخلوقات از ازل تا ابد تمام طبقات فی السموات والارض درو بیند ہر آئینہ ہر یکی تحقیق کند معائنہ کہ کل مخلوقات درطی قلب است وقلب درطی اسم اللہ است۔ واسم اللہ مثل آفتاب است، چون آفتاب درطلوع تابش زند وفیض روشنائی او ہر جا رسد بلکہ آفتاب و ماہتاب کل وجز از روشنائی از اسم اللہ است کہ یک وجود با فقر فنافی اللہ شود۔

بیت:

نیم نظری بہ مرا از آفتاب　　　نظر فقرش بہتر است از ہر صواب

علمای دین مثل چراغ دین اند و فقیران مانند آفتاب۔ چراغ راچہ قدرت است کہ پیش آفتاب تابش کند۔ فقیر آفتاب است صاحبِ معرفت کہ جاہل را بیک نظر علم عطا کند وعالم را بمقام عرفان رساند۔

ابیات:

اگر گیتی سراسر باد گیرد　　　چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

چراغ را کہ ایزد بر فروزد　　　ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

خیالی فقیر آنست کہ ہر دم احوالی دیگر و وصالی دیگر۔ گاہ در جامۂ کثیف وگاہ در جامۂ لطیف۔ وجود فقرا مثل سیماب است۔ اگر اندک جنباند پارہ پارہ میشود۔ از یک جثہ ہزار جثہ برآید کہ در شمار نیاید۔ برین غرہ مشو۔ این نیز بازیگری از کرامات است۔ نہ خوب کشائش بعین توحیدات ذات۔ اکثر مردم میگویند کہ فقیری مشکل است۔ غلط میگویند فقیری مشکل نیست بلکہ ہر مشکل را مشکل کشا است۔ فقیر یکہ صاحب تصرف دارین کہ نظر جمالی و جلالی دارد این آیت درشان اوست۔ قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ

بیت:

خیمہ بر دل کشم از اسم ذات   خطرہ در دل نیاید واہمات

حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

بیت:

دل از خطرہ خالی شکم پُر طعام   کہ اینست معراج واصل تمام

خوردن ایشان مجاہدہ وخواب ایشان مشاہدہ وسیر باطن بہر مقام علیحدہ خوردن ایشان نوراست وشکم ایشان تنوراست و خواب ایشان حضوراست ودل ایشان بیت المعموراست ۔زاہداز ایشان بی خبر دوراست ۔کسی کہ برزخ اسم اللّٰہ بر دل تصورکند دل او پُر از نورالٰہی منور گردد ۔کسی کہ برزخ اسم اللّٰہ در چشم تصورنماید چشم سروچشم دل ہر دویکی گردد تماشا ہردوجہان بہ بیند وکسی کہ برزخ اسم اللّٰہ بدماغ تصورکند صاحبِ اسرارشود ۔ برین برزخ غرہ مشو ۔این نیز مشق حروف است نہ مطلع انتہای اسراراین وحدت معروف کہ کلید توحید مکشوف باشد ۔بشنو! این طالب اللہ راست گوید فقیر فنافی اللہ لذت قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نچشیدہ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ رامگر فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ فہمیدہ و بمرتبہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ نرسیدہ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ بچشم باطن نور اللہ ندیدہ تماشہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ نہ ورزیدہ و بجانب کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ندیدہ۔

بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ   آب چندان مخور کہ ریگ نہ

این آیت درباب وجودیہ است چراکہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درملک خود مال وزرونقد وجنس نداشت۔

حدیث اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

ای کورتا بلب گور! قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی

حدیث تَرْکُ الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا یعنی بعضی فقیران ترک از دنیا گیرند بجہت زیادتی وجمع کردن درم دنیا۔اگرکسی گوید کہ من طمع درم دنیاندارم وآنچہ درملک من نقد وجنس ومال متاع است برای یتیمان ومسکینان وبیوہ زنان ومستحقان و مسلمانان است این ہمہ مکروفریب وحیلہ شیطان است ۔فقیر درویش آن راگویند کہ زروسیم وآنچہ برروی زمین است در دست آوبدھند دریک دم تصرف فی سبیل اللہ کند چنانچہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تصرف فی سبیل اللہ میکرد۔ دیگر بدانکہ شیطان علی الصباح ہرروز طبل طمع زند واہل طمع مرید ومطیع وفرمانبردار اوشوند۔این آواز طبل مگر بگوش فقیر کامل وعلما عامل نرسد ومقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ رخ نماید۔حدیث لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا

نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ؕ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام فنافی اللہ چنان خود را اند اختند کہ خود را خود نشناختند۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ   نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ

درین مقام نفس انفاس شود و نور بنور اللہ رسد و چون قیامت قائم شود فقیران از قبر برخیزند در طلب دیدار حق تعالیٰ حکم کند کہ خیمۂ فقرا در آتش دوزخ بزنید۔ فرشتگان خیمہ را بر دوزخ استادہ کنند و فقیران را در آن خیمہ در آرند۔ نظر گرمی ذکر اللہ و محبت ایشان اِلَّا اللّٰہ بر آتش دوزخ افتد آن آتش فرونشیند و خاکستر گردد۔ پس ازان اللہ تعالیٰ اختیار شان بدست اوشان دہد کہ آنچہ تابع ایشان است بایشان بگذارند۔ قدر و ہمت و قوت فقرا آن روز معلوم خواہد شد۔ چون فقیران را بمیزان نیکی و بدی اعمالنامہ بیارند در یک پلہ اسم اللّٰہ و بہ پلۂ دیگر بدیہا کہ مانند چہاردہ (۱۴) طبق زمین و آسمان بدارند۔ بہ پلہ ای کہ اسم اللّٰہ باشد چنان گران تر خواہد شد کہ بدیہا او و یاران او و مادر و پدر و ہمسایگان او بیندازند نیز پلۂ اسم اللّٰہ گران تر خواہد شد۔

ابیات:

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن   راہ مولیٰ تا بیابی ترک دہ فرزند و زن

گر بخواہی خوش حیاتی نفس باخود کن رفیق   مال و زن فرزند بدتر واصلان را این طریق

گر بخواہی خوش حیاتی نفس از خود کن جدا   دم بدم معراج اینست عارفان را باخدا

حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ؕ حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ ؕ حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ ؕ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ ؕ قال محی الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ ؕ حدیث اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَ الْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ ؕ

یعنی سلامتی در وحدت باری تعالیٰ است و غیر او مقامات و کرامات و درجات ہمہ آفات شیطان است۔ حدیث اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَ الْعُقْبٰی لَکُمْ وَ الْمَوْلٰی لِیْ ؕ یعنی دنیا باشد بشما و عقبی باشد بشما و مرا اللہ بس است۔

باب سوم

درذکر مراقبہ وخواب وغرق توحید وتفرید وتجرید ہریکی راکنند تحقیق ذات وصفات تجلیات

بدانکہ مراقبہ وخواب از خود بیخود شدن است ۔ مراقبہ دہ (۱۰) قسم است : اوّل مراقبہ سیر سفر ازل، دوم مراقبہ سیر سفر ابد، سوم مراقبہ سیر سفر فی الارض، چہارم مراقبہ سیر سفر آسمان، پنجم مراقبہ سیر سفر مجلس مشرف شدن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ششم مراقبہ صحبت بہر انبیا، ہفتم مراقبہ مجلس غالب الاولیا یعنی جناب حضرت محی الدین شاہ عبد القادر قدس سرہ العزیز، ہشتم مراقبہ ملاقات دست مصافحہ بہر مومن مسلم نہم مراقبہ وجودیہ سیر سفر تماشہ قلب ونفس و روح، دہم مراقبہ غرق شدن در توحید باری تعالیٰ ۔

ونیز مراقبہ برسہ (۳) قسم است ۔ مراقبہ اہل خطرات خام خیال دیگر است و مراقبہ عین جمال عدیم المثال ۔ اوّل فتح الابواب مراقبہ ازل، مراقبہ رقیب دور کنندہ ونگہبان از وسوسہ شیطان خناس خرطوم رسانندہ ۔ بمرادات طالب ومطلوب است ۔ حدیث حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ ط وطن ازل است حدیث کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ط این نیز ازل است ۔ چون طالب اللہ اوّل مراقبہ بہ نیت ازل رود و بمقام میدان صف روحانیت استادہ شود و تماشای ازل بہ بیند و آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بشنود وَ قَالُوْا بَلٰی رَبِّیْ گوید و دست مصافحہ بہر ارواح انبیا و اولیا و اصفیا مومن مسلم کند مسلمان حقیقی گردد ۔ حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ ط باید دانست کہ روز ازل اللہ تعالیٰ بصفوف جمیع ارواح را فرمودہ کہ ای ارواحہا چہ میخواہید؟ ارواحہا گفتند خداوندا! ترا میخواہیم و دیدار تو پس اللہ تعالیٰ پیش نظر ایشان متاع دنیا کشید کہ نہ (۹) حصہ جانب دنیا دویدند باقی یک حصہ ارواحہا بحضور استادہ ماندند ۔ پس باز حق تعالیٰ فرمود ای ارواحہا چہ میخواہید؟ ارواحہا گفتند خداوندا ترا می خواہیم و دیدار تو باز حق تعالیٰ عقبیٰ حور و قصور آنچہ در بہشت است پیش مد نظر ایشان کشیدند باز نہ (۹) حصہ ارواحہا جانب عقبیٰ دویدند ۔ باقی یک حصہ ارواحہا پیش باری تعالیٰ استادہ مشتاق ماندند کہ جز طلب مولیٰ دیگر در وجود مایان نیست ۔ حدیث اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ط تماشا دیدہ طالب اللہ از مراقبہ برآید ۔ دوم مراقبہ غرق شدن از خود بی خود شود تماشا چنان بیند گوئی کہ قیامت قائم شدہ وحقائق عرصات بروز حساب ۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ وگذر پل صراط وعذاب اہل جہنم وفرحت اہل جنت وساغر شراب

ظہوراً از دست مبارک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نوشیدن و از لقای اللہ تعالیٰ مشرف شدن از مراقبہ برآید۔ سوم مراقبہ سیر سفر طبقات آسمانہا کند۔ بمراقبہ غرق از خود بی خود شود آنچہ مقامات ملائک نُہ (۹) فلک و عرش و کرسی و لوح و قلم دیدہ از مراقبہ برآید۔ چہارم مراقبہ سیر سفر ارض رود بامراقبہ از خود بی خود گردد ہرچہ حقیقت طبقات ہفت زمین از ماہ تا ماہی تماشا دیدہ از مراقبہ برآید۔ پنجم مراقبہ سیر سفر حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رود و بامراقبہ غوطہ خورد از خود بی خود غرق شود و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر گردد۔ و آنچہ از نبی اللہ خطاب خدمت منصب یابد و ہدایت عنایت شود بر و ثابت قدم گردد از مراقبہ باز برآید۔ ششم مراقبہ بہ نیت سیر سفر بہر انبیا و اصفیا رود و غرق از خود بیخود شود با ہر یک انبیا ملاقات مشرف شود و دست مصافحہ و از مراقبہ برآید۔ ہفتم مراقبہ نیت سیر سفر بہر اولیا غوث و قطب صاحب منصب با مراقبہ رود و از خود بیخود شود با یشان ملاقات و دست مصافحہ کند و مراتب تماشای ایشان دیدہ برآید از مراقبہ۔ ہشتم مراقبہ بہ نیت سیر سفر بہر ارواح مومن مسلم ملاقات کند و غرق از خود بیخود شود با ہر یک ارواح مومن مسلم ملاقات و دست مصافحہ کند و از مراقبہ باز برآید۔ نہم مراقبہ نیت سیر سفر ہژدہ ہزار عالم۔ بمراقبہ رود از خود بیخود شود تماشا دیدہ از مراقبہ برآید۔ دہم مراقبہ بوحدانیت باری تعالیٰ چنان غرق فی التوحید شود کہ مقابل ہفتاد سال یا صد سال در توحید غرق نور با نور ظہور شود کہ نزدیک مردم چشم زدن از ین مراقبہ ہیچ حال خود را فارغ و غافل نہ دارد۔ ہر کہ از ین مراقبہ با خبر نیست از معرفت و سلوک ربانی محروم، اگرچہ خانوادہ نام مخدوم۔

بیت:

زبان خادم بخود مخدوم خوانی پرستی خود ز حق محروم مانی

از مرشدی این مقامات طی نکند و در حیات حقیقت ہر یک را نہ بیند افسوس ادنیٰ و اعلیٰ باقی ماند و دل غنی دست ندھد از ہر دو جہان خود را بیرون نکند آنرا مرشد کامل و طالب صادق نتوان گفت۔

شرح خواب و مراقبہ

اگر شخصی ہر روز در خواب یا مراقبہ ملاقات با فقرا یا مشغول بذکر اللہ بدان کہ روی طالب اللہ بسوی توحید است و طالب دیدار مولیٰ است کار او روز بروز ترقی درجات و اولیٰ است۔ اگر شخصی ہر شب در خواب یا مراقبہ مجلس کفار اہل زنار بہ بیند بدانکہ آن را مقام نفی لَآ اِلٰہَ روی دادہ ہنوز بمقام اِلَّا اللہُ اثبات نرسیدہ یا آنکہ حقیقت نفسانیت بہ بیند یا آنکہ شیطان آنرا مجلس کفار می نماید کہ دل طالب اللہ از فی سبیل اللہ سرد شود و باز ماند یا آنکہ از مرشد اعتقاد او برگشتۃ المطلب آنکہ تائب شود و احوال خود را پیش مربی بگوید۔ اگر مرشد کامل باشد آنرا زود از مقام کفر برکشد و بدار السلام رساند و الا نہ طالب دیوانہ

یا مجذوب یا کافر در شرک و شرب شراب و تارک الصلوٰۃ گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

در خواب یا مراقبہ اگر شخصی ہر شب بکسی جنگ کند و با عظمت و ہیبت بہ بیند آنرا با نفس خود جنگ است۔ مرتبہ او در باطن غازیست۔ فقیر صاحب شوق اشتیاق غالب بر نفس و ہوا یکتا با خدا محب الفقرا است۔ در خواب یا مراقبہ اگر شخصی ہر شب بمثل حیوانات بہ بیند دل او سیاہ از خطرات شود۔ طالب دنیا گمراہ است ہنوز بمرتبہ انسانیت نرسیدہ۔ در خواب یا مراقبہ اگر شخصی ہر شب تلاوت قرآن یا نماز یا بانگ یا باغ بوستان بہ بیند صحبت با اولیا و مجلس علما یا بد عاقبت آنرا خاتمہ بالخیر است و با ایمان رود۔ در خواب یا مراقبہ اگر شخصی خدای تعالیٰ را بہ بیند چنانچہ امام المسلمین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ ہفتاد بار دیدار اللہ تعالیٰ را مشرف شد و جواب با صواب۔ خواب ایشان غفلت نہ بود۔ مثل صورت اللہ تعالیٰ بستہ نشود۔ حدیث تَفَکَّرُوْا فِی الْاٰیٰتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ یعنی فکر کنید کہ نعمت من بس از نعمت دیدار ہیچ نعمت بہتر نیست و نہ فکر کنید بستن صورت من بجسم و جوہر۔ قولہ تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہر کہ خدای تعالیٰ را بہ بیند بی شک در وجود او خودی نماند۔ در خواب یا مراقبہ اگر شخصی بر اسپ خود راسوار دیدہ و یا از دریا بر کشتی بگذرد مطلوب او زود حاصل شود۔ شخصی روشن ضمیر منتہی فقیر عینہ بعینہ صاحب نظارہ آنرا چہ احتیاج خواب و مراقبہ و استخارہ ہر دو جہان در مد نظر اوست و او پیوستہ بدوست۔

شرح فتح الابواب تجلیات و تحقیقات

جملہ تجلی چہاردہ است۔ ہر یک تجلی را آثار و تاثیر وجود شناختہ شود چنانچہ اعضا جوارح۔ اول تجلی اسم اللّٰہ، دوم تجلی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سوم تجلی اسم ھُو، چہارم تجلی اسم فقر، پنجم تجلی ذکر قلب، ششم تجلی ذکر روح، ہفتم تجلی ذکر شعلہ نور در دماغ در سر پیدا شود و در چشم ظاہر ہویدا گردد۔ این را تجلی سرّی گویند۔ ہشتم تجلی نفس کہ باتفاق شیطان از وجود طالب تجلی رہزنی پیدا گردد، نہم تجلی شیطان کہ از و شرک پیدا گردد، دہم تجلی شمس کہ از ان طلوع رجوعات خلق پیدا شود، یازدہم تجلی قمر کہ از قرب قریب قہر جلالیت پیدا شود، دوازدہم تجلی جن کہ از ان دیوانگی در جمعیت پیدا شود، سیزدہم تجلی ملائک کہ مؤکلان از ان بیقراری و ترک و توکل عبادت و تنہائی پیدا شود، چہاردہم تجلی شیخ و مرشد کامل پیدا شود کہ از و جمعیت و جمال و شوق و اشتیاق مستی حال و قرب وصال لازوال پیدا شود۔ درین تجلی جلالی و جمالی طالبان ہزاران ہزار بلکہ بی شمار خراب و ضبط خوردہ گمراہ شدہ اند۔ درین مقام تجلی مرشد کامل دستگیر باید و الّا نہ طالب خراب و رجعت خوردہ دیوانہ و مجنون و مجذوب گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

باید دانست کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام در مقام تجلی در آید پیوستہ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ می گفت۔ جواب آمد

لَنْ تَرَانِیْ ط الغرض موسیٰ درمقام فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ط رسید۔ موسیٰ علیہ السلام ازخود بی خود شدہ با تجلی کوہ طور سوخت۔ بعدازان ہرطرف کہ موسیٰ صلوۃ اللہ علیہ وعلیٰ نبینا نظر کرد ہمہ سوختہ شد۔ بنابران موسیٰ برقعہ برروی خود پوشید وآن برقعہ نیز بسوخت۔ بعدازان آہن ومس وزروسیم ساخت آن ہمہ سوختہ گردید۔ موسیٰ ندا کرد حکم ازحق تعالیٰ چنان شد کہ ای موسیٰ! برقعہ از دلق درویشان وفقیران زندہ دلان بگیر و برقعہ بساز۔ موسیٰ ہمچنان کرد آن برقعہ ہرگز نسوخت چندانکہ موسیٰ جذبہ کرد۔ موسیٰ گفت: خداوندا! این برقعہ فقرا چرا نمی سوزد؟ اللہ تعالیٰ فرمود: ای موسیٰ باین لباس دلق مرا یاد کردہ اند جز خدای تعالیٰ طلب دیگر ندارند۔ بازحق سبحانہ تعالیٰ فرمود ای موسیٰ بمقدار سوراخ سوزن تجلی کہ با ہفتاد ہزار پردۂ الہی پیچیدہ جانب تو انداختم کہ ازخود بی خود شدی وطاقت نیاوردی وامت پیغمبر آخرزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا خواہد شد کہ ہفتاد ہزار تجلی بنظر کرم بردل ایشان فقیران ودرویشان می اندازم ہرگز از احوال خود بی خود نہ خواہند شد ومیگویند خداوندا! نظر رحمت تجلی برمن زیادہ کن کہ ازغلبات محبت واشتیاق اہل اللہ دوام سیر سفر ظاہری وباطنی است وگاہی ازغلبہ شوق خواہند کہ بدست خودخود را بکشند وجمعیت قرار ایشان رانشود مگر بدیدار۔

بیت:

محبت است کہ دل را نمیدہد آرام ۔۔۔ وگرنہ کیست کہ آسودگی نمی خواہد

باید دانست شخصی بجہت طلب اللہ از پلید دنیا برآید وقدم درراہ فقر زند ہمون روز حق تعالیٰ جمیع انبیاء واولیاء واصفیاء ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات را حکم کند کہ یکی از دوستان من بطلب من ازنجس پلید دنیا برآمدہ است ہمہ کس بزیارت اوروید ولباس فقر کہ دوست من پوشیدہ است ہمہ کس لباس او بپوشید۔ اللہ تعالیٰ بزبان قدرت خود می فرماید کہ ای دوست بخواہ آنچہ از من میخواہی کہ ترا بدہم۔ این مرتبہ فقیر را روز اول است۔ حدیث حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ حدیث حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَآءِ ط ادب وعزت فقیر بسیار نگہدار اگرچہ صورت فقیر نوشتہ بینی بردیوار۔ ہرکہ نصیب دولت ہردو جہان یافت از فقیر یافت۔ حق فقیر برخلق اللہ چنانست کہ حق پیغمبر بود برامت۔ حدیث لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ ط یعنی اگر فقیران نبودندی اہل دنیا وغنی ہلاک شدندی۔ حدیث لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَبَرِصَ الْاَغْنِيَآءُ ط یعنی اگر فقیران نبودندی اہل دنیا ہمہ نیستی می بودندی۔

اوّل قدم فقیر کہ ازازل بردارد دردنیا نہد۔ دوم قدم از دنیا بردارد برسر عقبیٰ نہد۔ سوم قدم ازعقبیٰ بردارد بدیدار پروردگار مشغول باشد۔ کسی را کہ دم وقدم از فقیر باشد از بوی دنیا چنان گریزد چنانچہ مردم از بوی مردار کنندہ۔ فقیر آنست کہ از دنیا روزہ دارد ونکشاید تا بوقت مرگ از مردم مردہ دل بگریزد تا از شر ایشان خلاص باشد۔ حدیث اَلْعَافِيَةُ عَشَرَ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ فِي السُّكُوْتِ وَّ وَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ ط پیغمبر صاحب فرمود کہ عافیت دردہ چیز است۔ نُہ (۹) درخاموشی ودہم درتنہائی است۔ اوّل درجہان کہ معصیت وفتنہ پیدا شد دنیا است۔ حدیث اَلدُّنْيَا اَصْلُ كُلِّ فِتْنَةٍ حِجَابٌ بَيْنَ

اللّٰہِ وَبَیْنَ الْعَبْدِ ؎ حدیث طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ ؎ حدیث اَلدُّنْیَا بِسَلَاطِیْنَ وَ الْکَافِرِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الْمَسَاکِیْنَ ؎ حدیث طَالِبُ الدُّنْیَا لَا یَکُوْنُ طَالِبُ الْمَوْلٰی طلب دنیا نکند مگر بی حیابی عقل و دنیا طالب خود را نگذارد تا آنکہ در بلا مبتلا نکند۔

باب چہارم

درذکر نفی اثبات وذکر ضرب جہر وخفیہ

بدانکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔قولہ تعالیٰ لَا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا ؕ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؕ حدیث مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ذَرَّةٌ ؕ کسی دیگر موجود معبود وخالق ورازق وواحد وسمیع وبصیر نیست ۔التجا وامید وصول بدیگرش مخلوق بردن موجب کفروشرک است مگر آنکہ از اللہ تعالیٰ داند ۔خدا امید بدومید باند ۔بجہت رزق طالب اللہ ہیچ غم نخورد وبخاطر جمع اللہ تعالیٰ را یاد کند چنانچہ خدای تعالیٰ فرمودہ است قولہ تعالیٰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ؕ قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ؕ قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؕ قولہ تعالیٰ: مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ؕ حدیث لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ؕ

مرشد کامل آنست کہ بردل طالب اللہ نظر کند وآنچہ خاروخس وخناس وخرطوم شیطانی ووسوسہ ہوا وخطرات نفسانی در قلب طالب اللہ است از اوّل نظر سوختہ شود ۔وقلب طالب از قید شیطانی خلاص سازد ۔بعدہٗ طالب اللہ را تلقین کند ۔اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؕ

بدانکہ کلمہ طیب بیست وچہار حروف است وشب وروز بیست وچہار ساعت است وآدمی را شب وروز بیست وچہار ہزار دم است وہر حرف گناہ ہر ساعت را چنان سوزد کہ آتش ہیزم خشک را ۔تلقین بالیقین است ویقین با تلقین است وذکر جہر نفی واثبات بگوید سہ ضربی ۔اوّل ضرب کہ بگوید قولہ تعالیٰ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ضرب باجذب چنان بردل زند کہ باول ضرب مقام ازل کشاید وروشن ضمیر گردد باضرب دوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مقام ابد کشاید واز احوال نفسانیت طالب اللہ تائب شود ۔باضرب سیوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ درمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور مشرف گردد ۔منصب خطاب بدھاند واز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صراط المستقیم کلیہ حاصل شود وطالب اللہ واصل گردد ۔مرشد شدن نہ آسان کار است بلکہ درنظر مرشد عظیم اسرار ویکتا بودن باپروردگار ۔ذکر نام حضوریست نہ جزع وفزع سینہ پارہ کردن دوریست ونہ ذکر نام مجبوریست ومقہوریست ۔ذکر نام یگانگی است نہ بیگانگی ۔ذکر تحقیق از شہ رگ نزدیک تر است نہ ذکر نام تفریق ۔از ذکر جہر جوہر پیدا شود کہ نام آن جوہر جمال بین حق الیقین است ۔قول حضرت محی الدین قدس سرہٗ

العزیز مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ ط قولہ تعالیٰ: وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ط

ذکر نام یقین است۔ کسی را کہ بر نام اللہ یقین است پس مانع کنندہ نام اللہ بیدین است چرا کہ نام دشمن را ہیچ کس نمی خواہد۔ مانع ذکر نباشد مگر منافق یا کافر یا حاسد و ہر آنکس کہ نام راستی دانستہ باشد نام دنیا و یا نام نفس و یا نام شیطان نگیرد۔ باید کہ از یں بد نام او ملال میگردد و بنام اللہ خوشوقت شود۔

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک   ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

فقیری بسیدی و قریشی تعلق بعرف ندارد بعرفان است۔ ہر کہ را اللہ بخشد۔

قولہ تعالیٰ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ط

حدیث سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ ط

بیت:

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم   پروانہ وار سوزم و دم برنیاورم

نشنیدی حدیث تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى ط

انتہای علما منطق و معانی ابتدای فقرا است و ابتدای علم الف، اللہ بس ماسوی اللہ ہوس انتہائے فقرا۔ مصنف فقیر باھُو میگوید کہ از کتابی و از ہر علم و نکتہ حروف از ہیچ کتابی درج نکردہ ام بلکہ از حضوری خدا و رسولؐ خدا آوردہ ام و خود را بخدا سپردہ ام۔ قولہ تعالیٰ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ط حدیث لَا يَسْمَعُ فِيْهِ غَيْرُهٗ ط حدیث مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ سِوَآئَهٗ ط حدیث اَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا وَاجِبٌ وَ حُبُّ الْمَوْلٰى فَرْضٌ ط قولہ تعالیٰ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ط قولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَجَعَلْنَا فِيْهَا نُوْرٌ ط خدای تعالیٰ فرمودہ است کہ بیاراستیم دلہارا بایمان و در آوردیم در دل ایشان نور و از ان نور ذکر قلب غلبہ کند و بر زبان بر آید۔ باین ذکر معنی خفی و جہری است۔ ذاکر یکہ از خود بیخود شود۔

باید دانست کہ یک لک و ہفتاد ہزار و بیست و پنج نام باری تعالیٰ است و ذکر نیز یک لک و ہفتاد ہزار بیست و پنج ہم نام باری تعالیٰ است از تصور اسم اللہ ذات واضح روشن شود۔ و اسم اللہ ذات تاثیر کند و نور از دل پیدا شود از نظر مرشد کہ کمالیت اسم اعظم است و اسم اعظم قرار نگیرد جز وجود معظم۔ حدیث قدسی وَ اِذَا جَآءَ الْجُوْعُ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ اِذَا جَآءَ الْعُرْيَانُ تُلَذِّذُ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط خدای تعالیٰ میفرماید وقتی کہ گرسنہ شود ذکر بکند وقتی کہ برہنہ شود ذکر کند تا لذت یابد بذکر اللہ تعالیٰ۔

حدیث اَعْمَالُ ثَلٰثَةٌ ذِکْرُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَ مُوَاخَاتُ الصَّلَاحِ مِنَ الْکِذْبِ وَ النِّفَاقُ مِنْ نَفْسِہٖ ؎
فرمود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ صعب ترین کارہا اول ذکر اللہ کہ بہر حال باشد دوم صلح کردن با برادر مومن سوم نفاق با نفس خلاف نفاق و ایمن کنندہ از نفس ذکر اللہ دوام است۔ چون ذکر زبان وقلب و روح یکی گردد ہر موی زبان بکشاید شب و روز نفس سوز و روح حلاوت یابد۔ نفس پلید است بہ ہیچ چیز پاک نشود نہ بتلاوت قرآن نہ بصوم رمضان و نہ بریاضت نہ بتقویٰ نہ بعلم مسائل فقہ نہ بحج و نہ بمال زکوٰۃ جز ذکر دوام۔ ذکر دوام آنست کہ دم بدم از خود بیخود غرق بتوحید تمام شود اگرچہ ظاہر در صحبت مردم عوام باشد۔ و ذکر دوام نہ تعلق بقلب دارد نہ بروح نہ بسرّ۔ آنرا در وجود ہمہ جا مقام است۔ چنانچہ در وجود ہمہ جان است آنرا نیز ہمہ جا بیان است۔ حدیث اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی ؎

بدانکہ نفس وقت گناہ کافر است وقت شہوت چہار پایہ وقت سیری فرعون است و وقت گرنگی سگ دیوانہ۔ و نفس عارفان چہار خصلت دارد وقت گناہ باخبر وقت گرنگی باصبر وقت سیری با سخاوت و وقت شہوت با شعور۔ بدانکہ نفس را وقت گناہ گویدکہ ای نفس خدا تعالیٰ حاضر است و از شفاعت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محروم مانی و تلخی جان کندن و عذاب قبر و سوال منکر نکیر و سوختن از آتش دوزخ و نیکی و بدی و ترازو و حقیقت اعمالنامہ و گذر بر صراط و لذت بہشت و وسیلہ آوردن علم و مشرف شدن بدیدار باری تعالیٰ و باین نصیحت و وعظ نفس از گناہ باز نماند جز بالتفات مرشد کامل بنابران وسیلت بہتر است از فضیلت۔ مرشد وسیلہ آنرا گویند کہ طالب اللہ را ظاہر باطن از گناہ باز دارد و باز دارندہ ذکر اللہ تعالیٰ۔

حدیث ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَمَ الْاِیْمَانِ وَ بَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ حِصْنٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَ حِرْزٌ مِنَ النِّیْرَانِ
پیغمبر صاحب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ ذکر خدا تعالیٰ نشانی ایمان است و بیزاری از نفاق و حصار از شیطان و پناہ از آتش دوزخ۔

حدیث قدسی مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَ مَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَّتُہٗ وَ اَنَا دِیَّتُہٗ ؎

حدیث مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَ جَدَّ وَجَدَ ؎

حدیث اَلْمَوْتُ ثَلٰثَةٌ مَوْتٌ فِی الدُّنْیَا وَ مَوْتٌ فِی الْعُقْبٰی وَ مَوْتٌ فِی الْمَوْلٰی وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا فَقَدْ مَاتَ مُنَافِقًا وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی فَقَدْ مَاتَ زَاهِدًا وَ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی فَقَدْ مَاتَ عَارِفًا ؎

حدیث جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَةُ الذُّنُوْبِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَةُ الْقَلْبِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَ نِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ

كُلِّ خَطِيئَةٍ ؂

حدیث قدسی عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِيَّةٌ وَ اَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَّةٌ وَ هِمَّتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمَحَبَّةِ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَقْدُوْسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَةٌ وَ السَّمَآءُ سَقْفُهُمْ وَ الْاَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَ عِلْمُ اَنِيْسُهُمْ وَ رَبُّ جَلِيْسُهُمْ ؂

حدیث قدسی عِبَادِیَ الَّذِیْ اِيْجَادُهُمْ فِی الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ اَنْبَتَتِ الْبَرِّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرَّ ؂

حدیث كُلُّ اِنَآءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ ؂

باب پنجم

در ذکر دعوت منتہی مردان شہسوار مطلب زود مقصود طرفتہ العین

شرح مسخرات روحانیت بہر انبیا است و اولیا و اصفیا مومن مسلم اہل قبور و باطن معمور اہل اللہ حضور۔ نخواہد قوت غالب الاولیا است نہ مردم نفسانی چنانچہ متکلم شدن از قبر غوث و قطب و فقیر و درویش و شہید و غازی جانبازی نہ آسان کار است۔ در دعوت بکشاید عظیم سر اسرار۔ ہاتف آواز یا از روحانیت دلیل یا وھم با مذکور یا آواز غیب۔

حدیث اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

باید دانست کہ اول صاحب دعوت طالب اللہ را باید کہ بجہت کار دینی و دنیوی و ہر مشکل کہ پیش آید و یا از برای شغل ذکر اللہ و یا از برای مدخل شدن و مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وقت شب نزدیک قبر برود کہ تیغ برہنہ صاحب جلالیت باشد۔ حدیث اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ بمثل غوث و قطب کامل درویش فقیر صاحب عظمت۔ اولاً نزدیک قبر او بانگ خواند و ارواح اہل قبور را قید کند و بر قبر مذکور سوار شود چنانچہ بر اسپ و بگوید یَا عِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ وَحْدَانِیَّتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَ بِحُرْمَتِ مُحْیِ الدِّیْنِ قدس سرہٗ العزیز عارف باللہ و کار بدست گیرد و آنچہ از قرآن یاد داشتہ باشد بخواند یا سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین۔ لیکن این دعوت با قوت باطن است، کار آزمودہ کند کہ در دعوت کامل عامل باشد کہ آنرا احتیاج حصار و نہ خوف رجعت و نہ خوف مؤکل و نہ خوف غیب، او صاحب لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ با جمعیت خاطر بخواند و از ہیچ کس غم ندارد۔ چون این دعوت تنہا شروع کند بوقت شروع عرش و کرسی و لوح و قلم فی الفور بیک دم رسد۔ ازین دعوت ہیچ افضل تر نباشد از ذکر دعوت کہ صورت نور نشود و باذکر اہل دعوت ملاقات و عہد و پیمان نہ بندد یقین است کہ ہنوز آشنائی نہ ذکر نہ دعوت است کہ این دعوت بر صاحب نقش و علم جفر بر ہر دو غالب بود۔ این صاحب ظفر است۔ این راہ تعلق بکشف و کرامات و مقامات نیست۔ صاحب ذات مجمع البرکات باسم فقر فنا فی اللہ صاحب استقامت بعین رفتہ باشد و رسیدہ باشد و اجازت حکم آنرا از حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ روحانی از قبر بحکم برآرد چنانچہ مار از پوست و یا از زمین برآید۔ چنانچہ حکم مہتر عیسیٰ علیہ السلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ چون

ارواح روحانی بکرم اللہ تعالیٰ متکلم شود و از و قول بگیرد و ہر جا کہ طلب کند حاضر شود آواز الہام خبر دہد و مذکور کند دعوت اہل قبور۔ ازین دعوت ہیچ دعوت سخت تر نیست۔ ہر آنکس داند کہ از ایشان گیرد خبر کہ ہیچ حقیقت از و پوشیدہ نماند زیر زبر۔ شرط خواندن این است کہ صاحب دل باشد بی خطر نہ چون و نہ چرا باشد۔

بیت:

بر زبان اللہ در دل گاؤخر　　این چنین تسبیح کی دارد اثر

مرشد کامل و صاحب دعوت عامل منتہی آنست کہ ابتدا و انتہا آنرا یکی باشد و طالب اللہ را حرف اعظم عطا کند کہ در سی (۳۰) حروف گم است و یا اسم اعظم کہ در نود و نہ (۹۹) نام پنہان است باو بخش کند۔ جز حرف اعظم و اسم اعظم کار طالب بانجام نرسد اگرچہ بریاضت تمام عمر ضائع کند و بوقت مردن افسوس برد کہ طالبی از مرشد قوت و نصیب ظاہر و باطن نیابد آن مرشد خام و ناتمام است۔

بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار　　غوث و قطب مرکب اند تہ زیر بار

و از چہل چلہ ریاضت افضل است یک شب ہمنشینی بقبر اولیا اللہ کہ صاحب تصرف است و صاحب تصرف آنرا گویند کہ بہ دروازہ او آدمی و حیوانات و ہفت اقلیم از قاف تا قاف در حکم تصرف او باطن و ظاہر باشد۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

''نور الہدیٰ خورد'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی وہ تصنیف مبارکہ ہے جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے راہِ فقر کی کثیر تعلیمات اور مقامات کو جامع انداز میں اس طرح بیان کیا ہے گویا سمندر کوزے میں بند کر دیا گیا ہو جیسا کہ تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے مراحل سے گزر کر فنافی اللہ بقا باللہ کے مقام تک رسائی اور راہِ فقر میں پیش آنے والے روحانی احوال یعنی الہام، وَھم، دلیل، ذکر فکر، قرب، وصال، مستی حال، حضوری، قبض و بسط اور دیگر اعلیٰ وادنیٰ مراتب کو جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ کتاب علما، فقرا، درویش، شیخ و مشائخ، کامل و ناقص پیر اور پختہ و خام طالب سب کے لیے کسوٹی ہے۔''

یعنی اس کتاب میں ہر مرتبہ کے طالب کے لیے راہنمائی موجود ہے چاہیے وہ ابتدائی مرتبہ پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مرتبہ کے حامل ہوں۔

سُلطان الفقر ہاؤس

A/4-5 ۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-2220-02-6

Rs: 220

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نور الہدیٰ (خورد) (اردو ترجمہ مع فارسی متن)